جماعتِ اہلحدیث کا خصوصی ترجمان

یداللہ علی الجماعۃ ترمذی

لا جماعۃ إلا بإمارۃ دارمی

ہفت روزہ تنظیمِ اہلحدیث لاہور

بانی: مجتہد العصر مفتی دوراں حضرت العلام حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ

بیاد: سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی رحمہ اللہ

مدیر مسئول: حافظ محمد جاوید روپڑی

نگران اعلیٰ: عارف سلمان روپڑی

جلد 53 شمارہ 4 جمعۃ المبارک 21 صفر 1434ھ 4 تا 10 جنوری 13ء

فون: 042-37656730 فیکس: 042-37659847

حافظ محمد صالح روپڑی کا سانحہ ارتحال

دنیا فانی میں کسی کو بقاء نہیں جو آیا اس نے ایک دن یہاں سے کوچ کرنا ہے لیکن علماء کا دنیا سے چلا جانا ایک ابتلاء اور آزمائش سے کم نہیں ہے، اسی لیے موت العالم موت العالم ایک عالم کی موت کو پوری دنیا کی موت سے تشبیہ دی جاتی ہے کیونکہ ایک عالم دین کی وفات سے ہونے والے دینی نقصان کی کبھی تلافی نہیں ہو سکتی۔

حافظ محمد صالح مرحوم شیخ الاسلام مجتہد العصر حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑیؒ کے بھتیجے اور حافظ عبدالرحمٰن روپڑیؒ کے بیٹے اور خطیب اسلام حافظ محمد اسماعیل روپڑیؒ، رئیس المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑیؒ، حافظ محمد جاوید روپڑی، حافظ عبدالوحید روپڑی، حافظ عبدالرحمٰن مدنی کے چچازاد بھائی تھے۔ مرحوم ایک عالم دین اور جامع مسجد رحمانی جے بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور کے متولی، خطیب اور امام تھے۔ مرحوم دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے، مرحوم نمونیہ کے عارضہ میں مبتلا ہوئے اور 30 دسمبر 2012ء کو شیخ زید ہسپتال لاہور میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان کی نماز جنازہ شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ نے جامع مسجد رحمانی میں پڑھائی، نماز جنازہ میں علمائے کرام کی کثیر تعداد اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ مرحوم کو گارڈن ٹاؤن کے قبرستان میں محدث روپڑیؒ اور ان کے والد محترم مرحوم کے پہلو میں سپرد خاک کیا گیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی خطاؤں سے درگزر فرما کر ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

WWW.jaamia.com جامعہ اہل حدیث کا ویب سائٹ ایڈریس

اللہ کی توحید کی گواہی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: (بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، گواہی دینا یہ کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ [صحیح بخاری]

اسلام کی بنیاد اور اساس پانچ چیزوں پر ہے جن میں سے پہلی چیز توحید و رسالت کی گواہی دینا اور زبان سے اقرار کرنا ہے۔ اللہ نے خود بھی اپنی توحید کی گواہی دی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ. [آل عمران: ۱۷]

اللہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اسکے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔ اللہ عزوجل کی توحید کی گواہی اور اس کے ساتھ غیر اللہ (اللہ کے شرکاء) تمام کا انکار کرنا اصل میں ایمان کی اساس ہے۔ فرمان رب العالمین ہے: فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا. جس نے طاغوت کا کفر کیا اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا اس نے مضبوط کڑا تھام لیا جو کبھی ٹوٹ نہیں سکتا [البقرہ: ۲۵۶] یہ گواہی اس قدر اہمیت رکھتی ہے کہ برائیوں کے بڑے بڑے رجسٹر اس کے مقابلے میں ہلکے پڑ جائیں گے۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ایک آدمی کو اللہ قیامت کے دن ساری مخلوق کے سامنے الگ کرے گا۔ اس شخص کے ننانوے رجسٹر اس کے سامنے رکھ دیئے جائیں گے ان میں سے ہر رجسٹر تاحد نگاہ مدینہ تا بصرہ کی مسافت کے برابر طویل ہوگا اللہ تعالیٰ اس سے دریافت فرمائے گا کیا تو اپنے ان گناہوں سے انکار کرتا ہے؟ کہیں میرے فرشتوں نے تجھ پر ظلم تو نہیں کیا؟ بندہ عرض کرے گا یا رب نہیں! اللہ ارشاد فرمائے گا: کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ بندہ عرض کرے گا یا رب کوئی عذر نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اچھا ٹھہرو ہمارے پاس تمہاری ایک نیکی ہے آج تم پر کسی قسم کا ظلم نہیں کیا جائے گا چنانچہ ایک کاغذ کا ٹکڑا نکالا جائے گا جس میں ''اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ'' لکھا ہوگا۔

اللہ فرمائے گا اپنے اعمال کے وزن کے لئے چلا جا۔ بندہ عرض کرے گا، اے میرے رب! ان ننانوے رجسٹروں کے مقابلے میں اس کاغذ کے ٹکڑے سے کیا بنے گا؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا تجھ پر ظلم نہیں ہوسکتا۔ رسول مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے بعد اس کے سارے (گناہوں کے) رجسٹر ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے اور وہ کاغذ کا ایک ٹکڑا دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا ننانوے رجسٹر گناہوں کے ہلکے ہو جائیں گے اور وہ کاغذ کا ٹکڑا بھاری ہو جائے گا اور اللہ کے نام سے بھاری واقعی کوئی چیز نہیں۔ [جامع ترمذی ابواب الایمان باب فیمن یموت وھو یشھد ان لا الہ الا اللہ حدیث: ۲۶۳۹]

توحید کی گواہی کا یہ مفہوم ہرگز نہیں کہ زبان سے صرف یہ اقرار کرلیا جائے اور باقی وہ تمام معاملات جو اللہ تعالیٰ سے متعلق ہیں انہیں کسی اور سے وابستہ کر دیا جائے مثلاً داتا، گنج بخش، مدد کے لائق، غریب نواز، حاجت روا، غوث، دستگیر تمام امور میں صرف اللہ ہی کو مختار سمجھا جائے اور ان صفات کے لائق اللہ رب العزت ہے اگر یہ صفات اللہ کے غیروں میں مانی جائیں اور انہیں ان میں سے کسی ایک صفت سے متصف کر دیا جائے تو یہ توحید کی گواہی کے بالکل منافی ہے ایسا شخص شرک کی گہری دلدل میں گر گیا اللہ تعالیٰ ہمیں توحید کا سچا اقرار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆..........☆..........☆

جماعت اہلحدیث کا خصوصی ترجمان

ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور

مدیر مسئول

حافظ محمد جاوید روپڑی

فون: 042-37656730

فیکس: 042-37659847

جلد 57 ☆ شمارہ 4

21 صفر ☆ 1434ھ

4 جنوری ☆ 2013ء

C.P.L - 104

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی

مدیر: پروفیسر میاں عبدالمجید

مدیر انتظامی : حافظ عبدالوہاب روپڑی

معاون مدیر : حافظ عبدالجبار مدنی

نائب مدیر انتظامی : مولانا عبداللطیف حلیم

منیجر: حافظ عبدالظاہر عاقب

0300-8001913

کمپوزنگ/ڈیزائننگ :وقار عظیم بھٹی

0300-4184081

فہرست

اداریہ	3
الاستفتاء	5
تفسیر سورۃ النساء	6
ماہ صفر کی بدعات	9
حقوق اللہ	13
دور جدید کا المیہ	18

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

زر تعاون

فی پرچہ - 7 روپے

سالانہ - 400 روپے

بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" رحمن گلی نمبر 5

چوک دالگراں لاہور 54000

اداریہ

پروفیسر میاں عبدالمجید

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

محترم طاہر القادری صاحب "سیاست نہیں ریاست" کا نعرہ لگا کر خوب سیاست فرما رہے ہیں ایک طرف سیاست کو شجرۂ ممنوعہ قرار دے کر ریاست کی بقا کا نسخہ کیمیا یورپ سے لائے ہیں، دوسری طرف جناب بھرپور سیاست فرما رہے ہیں میڈیا پر چھائے ہوئے ہیں مدیران جرائد و رسائل کو دعوتیں دی جا رہی ہیں یہودی و نصاریٰ کا پیسہ پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے اور اب تو جناب کی سیاست یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ فرماتے ہیں مجھے نگران وزیر اعظم بنا دو ملک کی قسمت سنواروں گا، عمران خان اور ایم کیو ایم سے سیاسی اتحاد کے عزم کا برملا اظہار فرما رہے ہیں۔ محترم قادری صاحب کے بیانات مرزا غلام احمد کے الہامات کی طرح کہ" کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی"

ریاست کو بچانے کے لیے سیاست ختم کرنے کا پیغام لیکر آئے ہیں اور سیاست بھی فرما رہے ہیں، سیاسی اتحاد بھی کر رہے ہیں اور اسلام آباد کی طرف مارچ بھی کر رہے ہیں اور مطالبات تسلیم ہونے تک اسلام آباد میں چالیس لاکھ افراد کے قیام کا اعلان بھی فرما دیا اور پورے مجمعے کے پُرامن رہنے کی ضمانت بھی دے دی ہے۔ محترم چند ہزار لوگ جلوس نکال کر بازار سے گزرتے ہیں تو دکانیں لٹتی ہیں بنک لوٹے جاتے ہیں، گاڑیاں جلائی جاتی ہیں آپ نے تو چالیس لاکھ کے مجمعے کو پیشگی حکم فرما دیا ہے کہ اپنے ہمراہ بستر اور جتنے دن بھی قیام کرنا پڑے خورد و نوش کا سامان بھی لے کر آنا ہے، موصوف انتہائی پُرامن قسم کا جلوس لے کر جائیں گے بس ان کا سیاسی اتحاد ایم کیو ایم سے ہے اور وہ بھی اس جلوس میں بکثرت شامل ہوگی۔ جس کی بنیاد ہی لوٹ مار، قتل و غارت، چوری، ڈکیتی پر رکھی گئی ہے، قادری صاحب آپ کے آقاؤں نے پہلے ہی کراچی کو خون میں نہلایا ہوا ہے، کراچی کرچی کرچی ہو چکا ہے، بلوچستان خون خون ہے پورے ملک میں دہشت گردی انتہاء کو پہنچی ہوئی ہے، ادھر آپ کو ایک بلائے ناگہانی بنا کر بھیجا گیا ہے کہ جا کر ملک کا امن و سکون تباہ و برباد کرو، آپ کی اس مہم جوئی پر اربوں روپے خرچ ہو رہے ہیں آخر کون کر رہا ہے؟ اور کیوں کر رہا ہے؟ یہ دن رات میڈیا پر آپ نہیں یہود و نصاریٰ اور پاکستان کے دشمنوں کے ڈالر بول رہے ہیں۔

قادری صاحب! آج میڈیا بہت تیز ہے، آپ نے انٹرنیٹ پر اپنی تصویر بلیک واٹر کے غنڈوں کے ساتھ دیکھی ہے، یہود و نصاریٰ کے ہاتھوں بکنے کے بعد آپ کی کارگزاری انٹرنیٹ پر بھی موجود ہے، آپ اپنے کردار کے بارے میں پاکستان سے بڑے سرٹیفکیٹ لے کر گئے تھے، جب آپ نے اپنے اوپر فائرنگ کا من گھڑت ڈرامہ رچایا اور اپنے گھر میں خود گولیاں مار کر اس ڈرامے میں رنگ بھرا تھا تا کہ آپ مقبول عام ہو سکیں تو لاہور ہائیکورٹ کے معزز جج صاحب نے اس واقعہ کی انکوائری کی ماہر

پولیس افسر طلب کیے گئے لیکن جیسے ہر مصنوعی ڈرامے میں کوئی غلطی رہ جاتی ہے آپ نے بھی گھر میں گولیاں دیوار پر اس لیے ماریں جہاں سے باہر سے فائرنگ کرنے سے گولی لگ ہی نہیں سکتی اور پھر ملک کی اعلیٰ عدلیہ کے معزز جج صاحب کو آپ کی سابقہ ہسٹری بھی سامنے لانی پڑی اور انہوں نے اپنی انکوائری رپورٹ میں آپ کے بارے میں لکھا تھا کہ یہ شخص جھوٹا، ڈرامے باز، محسن کش سستی شہرت حاصل کرنے کا متمنی ہے اور یہ واقعہ بھی قطعاً جھوٹا اور من گھڑت ہے ان کی اس عدالتی انکوائری کی رپورٹ کو آپ نے کہیں بھی چیلنج نہیں کیا۔ عدلیہ کی جس رولنگ کو کسی اعلیٰ عدالت سے غلط ثابت نہ کرایا جائے وہ اس شخص کے بارے میں عدلیہ کی حتمی رائے ہی نہیں بلکہ ایک فیصلے کی حیثیت رکھتی ہے۔ بتایئے جناب! عدالت عالیہ لاہور کے فیصلے کے مطابق کیا آپ صادق اور امین کے معیار پر پورے اترے ہیں؟ اور عیسائیت کی محبت میں آپ نے جس طرح کرسمس کیک کاٹے اور 25 دسمبر کو نعوذ باللہ بارہ ربیع الاول کے برابر قرار دیا اور جب آپ گرجا گھروں میں اظہار یکجہتی کے لیے جایا کرتے تھے تو آپ کا استقبال یاد ہے کس نعرے سے کیا جاتا تھا؟ ''ادھا مولوی، ادھا پادری...... طاہر القادری طاہر القادری'' اگر آپ کو سب کچھ بھول چکا ہے تو چلو کینیڈا کی شہریت سے پہلے کے نوائے وقت کی فائلیں اٹھا کر اداریئے ہی پڑھ لیں جس میں آپ کو طاہر الپادری لکھا جاتا تھا۔

محترم! ہمیں آپ کی ذات سے کوئی سروکار نہیں کہ ہر انسان نے ایک دن اپنے اعمال کا حساب دینا ہے لیکن اب بات ذاتیات کی نہیں بلکہ وطن عزیز میں ایک انتشار برپا کر کے اس کو یہود و نصاریٰ کے لیے ایک تر نوالہ بنانے کی ہے تاکہ اس ملک کو ایٹمی طاقت بننے کی سزا دی جا سکے اس لیے کفر ملت واحدہ بن چکا ہے کہ ایک اسلامی ریاست ایٹمی قوت بن چکی ہے جو کہ نہ صرف اپنی سرحدوں بلکہ مکہ اور مدینہ بلکہ پوری امت مسلمہ کے لیے ایک دفاعی حصار ثابت ہوگی۔

اسلام دشمنوں کا اصل ٹارگٹ مکہ اور مدینہ ہے اور اب یہ کوئی راز کی بات نہیں کہ امریکہ میں اپنے فوجیوں کو کس طرح مکہ اور مدینہ پر حملے کی تربیت دی جاتی رہی ہے اور اسلام کے اس مرکز تک پہنچنے کے لیے پاکستان کو غیر مستحکم کرنا ضروری ہے۔ جس کے لیے اپنے ایجنٹوں کو مختلف شکلوں میں پاکستان میں متعین کیا جاتا ہے کون نہیں جانتا کہ نواز شریف کو ایٹمی دھماکوں کی سزا دینے کے لیے پرویز مشرف کو استعمال کیا گیا اس نے پاکستان کو امریکہ کی جنگ کا ایندھن بنایا، اشیائے صرف اور بجلی، گیس کے بلوں میں بے پناہ اضافے کا کام اس کے سپرد کیا، اپنے ہی ملک پر اپنی ہی فوج کو حملہ آور کیا۔ جب امریکہ نے دیکھا کہ مشرف اب بدنام ہو چکا ہے اس سے مزید کام نہیں لیا جا سکتا تو پاکستان کے جرائم پیشہ افراد جو کہ ملک سے فرار ہو کر باہر چلے گئے تھے ان سزا یافتہ اور عدالتوں کے مفرور لوگوں کو NRO کے حمام میں غسل دے کر مسند اقتدار پر بٹھا دیا جنہوں نے وطن عزیز میں بلیک واٹر کے ڈیرے لگوائے، ہزاروں امریکی دہشتگردوں کو ویزے دیئے، ادھر وطن عزیز کے تمام اداروں ریلوے، پی آئی اے، سٹیل مل وغیرہ تباہ و برباد کیے، بجلی، گیس ندارد لیکن بل کئی گنا زیادہ، اشیائے صرف عام آدمی کی دسترس سے باہر ملک کو دہشت گردوں، چوروں ڈاکوؤں کے سپرد کر دیا، ہر جگہ قتل و غارت عام کر دی حتیٰ کہ جتنی ملک دشمنی کی جا سکتی تھی انہوں نے کی، اب وہ بھی مشرف کے مقام تک پہنچ چکے ہیں چنانچہ اب اور شطرنج کے مہروں کی ضرورت ہے، جو حکمرانوں سے بھی بڑھ کر پاکستان کو انفرادی بے چینی، منافرت اور قتل و غارت میں مبتلا کر سکے۔ اس کے لیے یہود و نصاریٰ کے پاس کئی مہرے ہیں جن میں سے ایک یہ موصوف ہیں جو آتے ہی چالیس لاکھ کا مجمع لے کر اسلام آباد پر چڑھ دوڑنے کی نوید سنا رہے ہیں، الطاف بھائی پاکستان کے بھگوڑے ہیں پہلے ہی ملک دشمنوں کا کھایا پیا حلال کر رہے ہیں، اب لندن پولیس نے ڈاکٹر عمران فاروق کے قتل کا کھرا ان تک پہنچا دیا، اب تو یہود و نصاریٰ کے وہ پنجہ میں پوری طرح جکڑے جا چکے ہیں کہ وہ سیاسی قوتیں جوان کو پہلے بھی استعمال کر رہی تھیں انہوں نے لندن پولیس کو خاموش کرا دیا ہے البتہ الطاف بھائی کو بتا دیا ہے کہ بجلی کی کرسی پر بٹھا کر جب بٹن دبا دیا جاتا ہے تو جھٹکے بہت لگتے ہیں اس کی بجائے عیش و عشرت میں زندہ رہنا بدر جہا بہتر ہے چنانچہ جونہی طاہر الپادری کو پاکستان بھیجا فوراً الطاف بھائی کو بھی حکم دے دیا گیا کہ ان کی تائید کرو بلکہ ان کے جلسوں اور جلوسوں کی رونق میں اضافہ کرو۔ قادری صاحب نے عمران خان کے ساتھ اتحاد کا بھی عندیہ دیا ہے قدرے ہچکچاہٹ کے بعد وہ بھی ہو جائے گا، عمران خان کی تاریں پیچھے کونسی طاقتیں ہلا رہی ہیں زیرک اور زودفہم لوگ تو فوراً ہی سمجھ گئے تھے اگر میرے جیسے نافہم کسی غلط فہمی میں مبتلا تھے تو وہ قادری صاحب نے دور کر دی کہ ہمارا اتحاد ہو جائے گا آخر ایک گھاٹ سے ہی پیتے ہیں۔ محترم قادری صاحب! رسول اللہ ﷺ کو جہاز تک کے ٹکٹ خرید کر دیئے جیسے آپ کے کذب و افتراء سے وطن عزیز کا بچہ بچہ واقف ہے اور ایک گستاخ رسول لعینہ کی حمایت پر سلمان تاثیر کو ایک عاشق رسول ممتاز حسین قادری نے اس کو قتل کر کے جہنم واصل کیا تو آپ کو دیار غیر میں بڑی تکلیف پہنچی تھی اور آپ نے اس قتل کو بڑی تنقید ہی نہیں بلکہ اس عمل کو اسلام کے خلاف قرار دیا تھا، یہ ہے آپ کی محبت رسول؟ ہم آپ کو یہ شیشہ اس لیے دکھلا رہے ہیں کہ یہود و نصاریٰ نے اب آپ کو بہت بڑا ایجنڈا دے کر بھیجا ہے اسلام دشمنوں کی نظر میں پاکستان محض اس لیے کھٹکتا ہے کہ ایٹمی طاقت ہونے کے ناطے یہ ان کے مذموم مقاصد کی راہ میں رکاوٹ ہے اور پاکستانی قوم مکے اور مدینے کی محبت میں دیوانی ہے اگر دشمن ان مراکز اسلام کی طرف میلی آنکھ سے دیکھتے ہیں تو پاکستان کا بچہ بچہ ان کی حفاظت کے لیے کٹ مرے گا، اس لیے دشمن کی تمام تر توجہ پاکستان کی طرف ہے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ پنجاب ہے اور یہ لوگ نواز شریف سے محبت کرتے ہیں امریکہ نواز شریف سے پاکستانیت نہیں چھین سکتا اس لیے کبھی عمران خان، کبھی پنجاب میں ایم کیو ایم کا قیام اور کبھی طاہر القادری جیسے یہاں نازل کیے جاتے ہیں۔ ☆......☆......☆

الاستفتاء

مفتی عبید اللہ خاں عفیف

سورۃ واللیل اور والضحیٰ کے شروع میں اللہ اکبر پڑھنے کی شرعی حیثیت

سوال: کیا نماز میں سورۃ واللیل اذا یغشی یا والضحیٰ پڑھتے وقت اللہ اکبر یا اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اللہ اکبر سورۃ کے شروع میں یا اسکے اختتام پر پڑھنا کیا صحیح ہے۔ یا نہیں؟ مدلل باحوالہ کتب معتبرہ جواب مطلوب ہے۔ بینوا تو جروا (سائل: صاحبزادہ عارف سلمان روپڑی البناء اسلامک سنٹر امریکا)

الجواب بعون الوہاب ومنہ الصدق والصواب: واضح ہو کہ اسکے بارے یعنی امامت کراتے وقت سورۃ واللیل اذا یغشی یا سورۃ الضحیٰ کے شروع یا آخر میں مذکورہ بالا اللہ اکبر فقط یا اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اللہ اکبر پڑھنا کسی مرفوع اور صحیح حدیث سے ہرگز ثابت نہیں۔ تاہم قاری عبداللہ کثیر کے شاگرد امام القرأۃ ابوالحسن احمد بن محمد بن عبداللہ البز ی جو قاسم بن ابی بزۃ کی اولاد میں سے ہیں وہ حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابی بن کعبؓ کہتے ہیں: انہ قَرَأَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَاَمَرَہٗ بِذَالِکَ (تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۵۲۱، تفسیر سورۃ والضحیٰ وفتح القدیر للامام الشوکانی ج ۵ ص ۴۵۶) حضرت ابیؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ پر یہ سورۃ پڑھی تو آپ ﷺ نے تکبیر کا حکم فرمایا۔

امام ابن کثیر اس روایت کے متعلق فرماتے ہیں: فَھٰذِہٖ سُنَّۃٌ تفرد بِہَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْبَزِی وَکَانَ اِمَامًا فِی الْقِرَاءَاتِ فَاَمَّا الْحَدِیْثُ فَقَدْ ضَعَّفَہٗ اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِیُّ وَقَالَ لَا اُحَدِّثُ عَنْہُ وَکَذَالِکَ اَبُوْ جَعْفَر عُقَیْلِیَّ "قَالَ ھُوَ مُنْکِرُ الْحَدِیْثِ لٰکِنْ حَکٰی الشَّیْخُ اَبُوْ شَامَۃَ فِیْ شَرْحِ الشَّاطِبِیَّۃِ عَنِ الشَّافِعِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ رَجُلًا یُکَبِّرُ ھٰذَا التَّکْبِیْرَ فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ اَحْسَنْتَ وَاَصَبْتَ السُّنَّۃَ وَھٰذَا یَقْتَضِیْ صِحَّۃَ ھٰذَا الْحَدِیْثِ۔

(تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۵۲۱ وفتح القدیر ج ۵ ص ۴۵۶)

ترجمہ: ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ نماز میں اللہ اکبر کہنے کا مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا تھا۔ امام القراءۃ ابوالحسن احمد بن محمد اس سنت کی روایت میں متفرد یعنی اکیلے ہیں کہ دوسرے کسی ثقہ راوی نے انکی تائید متابعت نہیں کی، اگرچہ ابوالحسن مذکور امام القراءۃ ہیں مگر حدیث میں بقول امام الجرح والتعدیل ابوحاتم رازی ابوالحسن ضعیف ہیں اسلئے اس حدیث کو ضعیف کہتے ہیں کیونکہ انکی تحقیق میں ابوالحسن ضعیف ہیں۔

امام ابوحاتم تو ان سے حدیث نہیں لیتے اسی طرح دوسرے امام جرح وتعدیل ابوجعفر عقیلی بھی انہیں منکر الحدیث (ضعیف) کہتے ہیں۔ لیکن شیخ شہاب الدین ابوشامہ شرح شاطبیہ میں حضرت امام شافعی سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک شخص سے سنا کہ وہ نماز میں اس تکبیر کو کہتے تھے تو آپ نے فرمایا تو نے اچھا کیا اور سنت کو پہنچ گیا، یہ واقعہ تو اس کا مقتضی ہے کہ یہ حدیث صحیح ہو۔ (تفسیر ابن کثیر اردو ج ۵ ص ۶۵۱ تفسیر سورۃ والضحیٰ)

ابن مردویہ۔ امام بیہقی نے اپنی کتاب شعب الایمان میں اس حدیث کو روایت کیا ہے اور امام حاکم نے اس کو صحیح کہا ہے۔ امام حاکم کی تصحیح محل نظر ہے کہ وہ متساہل ہیں، امام بیہقی کی تصحیح مذکور نہیں، امام ابن کثیر نے بھی نے اس حدیث کی صحت کا فیصلہ نہیں دیا۔ اور ابوشامہ نے امام شافعی تک کوئی سند بیان نہیں کی۔ لہذا یہ حدیث امام ابوحاتم اور امام ابوجعفر عقیلی کے مطابق ضعیف ہے اور قابل حجت ودلیل نہیں۔

عمدۃ المفسرین وسند المحدثین علامہ زمن الشیخ السید احمد حسن محدث دہلوی اس روایت کے متعلق ارقام فرماتے ہیں اکثر مفسرین نے سورۃ والضحیٰ سے لیکر ختم قرآن تک ہر سورۃ کے بعد اللہ اکبر کا کہنا ابی بن کعبؓ کی روایت سے لکھا ہے مگر اس کی سند کا کچھ پتہ نہیں لگا۔ (تفسیر احسن التفاسیر ج ۷ ص ۳۰۸ بلال گروپ۔) بظاہر یہ حدیث ضعیف ہے۔

پھر قاریوں میں اس بات کا بھی اختلاف ہے کہ کس جگہ یہ تکبیر پڑھے اور کس طرح پڑھے بعض تو کہتے ہیں واللیل اذا یغشی کے خاتمہ پر اور بعض والضحیٰ کے خاتمہ پر۔ پھر بعض تو کہتے ہیں صرف اللہ اکبر کہے۔ بعض کہتے ہیں اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اللہ اکبر کہے۔ بعض قاریوں نے سورۃ والضحیٰ سے ان تکبیروں کے کہنے کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ جب وحی آنے میں دیر لگی اور کچھ مدت سے حضور ﷺ پر وحی نہ اتری پھر جبریل علیہ السلام آئے اور یہی سورۃ لائے تو خوشی اور فرحت کے باعث آپ نے تکبیر کہی لیکن یہ شان نزول کسی ایسی اسناد کیساتھ مروی نہیں جس سے صحت وضعف کا پتہ چل سکے

(بقیہ: ص 19)

تفسیر سورۃ النسآء

(قسط نمبر 57) **حافظ عبدالوہاب روپڑی** (فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا o اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا o لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا o وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا o يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا o اُولٰٓئِكَ مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا o بیشک اللہ تعالیٰ اس بات کو نہیں بخشے گا کہ اس کا شریک بنایا جائے اور بخش دے گا جو اس (شرک) کے علاوہ ہے جسکے لیے چاہے گا اور جس نے اللہ کے ساتھ شریک بنائے تو یقیناً وہ بھٹک گیا بہت دور کا بھٹکا ہوا (۱۱۶) وہ اس (اللہ) کے علاوہ تو نہیں پکارتے مگر مؤنثوں کو اور نہیں پکارتے مگر سرکش شیطان کو (۱۱۷) جس پر اللہ نے لعنت کی اور جس نے کہا کہ میں ہر صورت تیرے بندوں سے ایک حصہ ضرور لوں گا (۱۱۸) اور یقیناً میں انہیں ضرور گمراہ کروں گا اور یقیناً میں انہیں ضرور آرزوئیں دلاؤں گا اور یقیناً میں انہیں ضرور حکم دوں گا تو یقیناً وہ ضرور چوپاؤں کے کان کاٹیں گے اور یقیناً میں انہیں ضرور حکم دوں گا تو یقیناً وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی صورت بدلیں گے اور جو کوئی اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے تو یقیناً اس نے خسارہ اٹھایا، واضح خسارہ (۱۱۹) وہ انہیں وعدے دیتا ہے اور انہیں آرزوئیں دلاتا ہے اور شیطان انہیں دھوکے کے سوا کچھ وعدہ نہیں دیتا (۱۲۰) یہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ اس سے بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں پائیں گے (۱۲۱)

مشکل الفاظ کے معانی:

دُوْنَ: علاوہ اِنٰثًا: (مؤنث کی جمع ہے)

مَرِيْدًا: سرکش مَفْرُوْضًا: مقررہ

وَلَاُضِلَّنَّهُمْ: اور میں انہیں ضرور بہکاؤں گا

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ: اور انہیں ضرور میں حکم دوں گا

وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ: اور انہیں ضرور امیدیں دلاؤں گا

فَلَيُبَتِّكُنَّ: وہ ضرور چیریں گے

اٰذَانَ: کان غُرُوْرًا: دھوکہ مَحِيْصًا: بھاگنے کی جگہ

ماقبل سے مناسبت: سابقہ آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ اور سبیل المؤمنین کی نافرمانی پر وعید سنائی ہے اور ان آیات مبارکہ میں اپنی نافرمانی (شرک) اور اس کی اقسام بیان کر کے ان سے بچنے کا حکم دیا ہے اور ارتکاب کی صورت میں اس جرم کی سزایاں کی گئی ہے۔

التوضیح: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا o قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں شرک کی تردید کرتے ہوئے اسے ظلم عظیم کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے اور حالت شرک میں موت آجانے کی صورت میں اسے ناقابل معافی جرم قرار دیا گیا ہے، اس کے بعد دوسرے جرائم کے متعلق فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جسے چاہیں گے معاف کر دیں گے۔

تنبیہ: حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو تنبیہ کی ہے کہ ہر انسان کے گناہ معاف نہیں ہوں گے بلکہ یہ معافی ایک ضابطہ اور قانون کے تحت ہوگی تاکہ کسی کے ساتھ ناانصافی نہ ہو، اسی لیے فرمایا کہ شرک کے علاوہ جس کے گناہ اللہ تعالیٰ چاہیں گے معاف کریں گے لیکن شرک کے علاوہ حقوق العباد کے متعلق بھی سخت وعید فرماتے ہوئے ان کی معافی کی صرف دو ہی صورتیں بتلائی گئی ہیں (۱) ان کی ادائیگی (۲) حق والے کا اپنے حق کو معاف کر دینا بدیگر صورت حقوق العباد بھی معاف نہیں ہوں گے۔ جبکہ شرک کو اللہ تعالیٰ نے بہت بڑی گمراہی قرار دیتے ہوئے اس سے بچنے کا حکم دیا ہے اور اسی حالت میں موت کے سبب ہمیشہ کے لیے جہنم ٹھکانہ بتلایا ہے۔

نوٹ: مزید تفصیل کے لیے سورۃ النساء کی آیت نمبر 48 کا مطالعہ کریں۔

پھر فرمایا:اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا وَاِنْ یَّدْعُوْنَ اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًا o کفار اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے ساتھ شرک کرتے اوران کا شرک مختلف اقسام پر مبنی تھا،اس لیے اللہ تعالیٰ نے شرک کی بڑی تین اقسام کا ذکر کر کے بالتبع شرک کی تمام اقسام کی وضاحت بیان کردی ہے۔

(1) شرک فی الذات: جیسے مشرکین اپنی دیویوں کو اللہ کی بیویاں اور فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں تصور کرتے تھے اور انہیں اپنی حاجت روائی کے لیے پکارتے تھے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا وہ اللہ کے سوا عورتوں کی پوجا کرتے ہیں۔

(2) شرک فی الصفات: اللہ تعالیٰ کی یہ صفت ہے کہ جہاں سے بھی اسے کوئی شخص پکارے وہ اس کی فریاد کو سنتا ہے، جبکہ مشرکین کا اپنی دیویوں کے متعلق بھی یہی عقیدہ تھا کہ وہ ان کی فریاد کو سنتی ہیں۔

(3) شرک فی العبادات: اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ فریادوں کو سن کر مشکل حل کرسکتا ہے یا اسے کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے یہ عین اس شخص کی عبادت کہلائے گی اور یہی چیز شرک فی العبادات کہلائے گی۔ مشرکین اسی لیے اپنی دیویوں کو پکارتے اور ان سے اپنی مرادیں حاصل کرتے ،جیسا کہ وہ فرشتوں کی لڑکیوں والی تصویریں بنا کر انہیں زیور پہناتے، کیونکہ ان کا عقیدہ و تصور یہ تھا کہ بیٹی کی بات کو باپ رد نہیں کرتا اس لیے ان کی وساطت سے کی گئی درخواست اللہ کی جناب میں رد نہیں ہوگی۔

پھر فرمایا:وَاِنْ یَّدْعُوْنَ اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًا o مشرکین فرشتوں کو یا دیویوں کو نہیں پکارتے بلکہ حقیقت میں یہ شیطان کو پکار رہے ہیں کیونکہ اسی کے بہکاوے کی وجہ سے وہ شرک میں مبتلا ہوئے اور شیطان نے ہی ان کے لیے شرک کے راستوں کو متعین اور مزین کیا ہے،اس لیے یہ لوگ حقیقت میں شیطان ہی کی عبادت کرتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دربار سے نکال دیا تھا،اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:لَّعَنَہُ اللّٰہُ اللہ تعالیٰ نے شیطان پر لعنت کی کیونکہ اس نے دربار الٰہی سے نکالے جانے والے دن ہی کہہ دیا تھاوَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِکَ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا o اے اللہ میں تیرے بندوں میں سے ایک مقررہ تعداد کو اپنے بندے بنالوں گا اور تجھے چھوڑ کر وہ میری عبادت کریں گے۔وَّلَاُضِلَّنَّھُمْ وَلَاُمَنِّیَنَّھُمْ.شیطان انسان کو مختلف طریقوں سے گمراہ کرتا ہے کیونکہ اس کی کوشش لوگوں کو صراط مستقیم سے ہٹا کر غیر صراط مستقیم (دنیا کی ظاہری رنگینیوں) کی طرف لے جانا ہوتی ہے اور وہ لوگوں کو جھوٹی امیدیں دلا کر گمراہ کرتا ہے۔

شیطانی گمراہی کی صورتیں:(۱)انسان کو ایسی امیدیں دلانا کہ جن کا وجود شریعت میں نہ ہو، جیسے یہود کا دعویٰ یا عقیدہ کہ وہ جہنم میں چند دن رہیں گے اور وہ اللہ کے محبوب ہیں وغیرہ ۔(۲) یہود و نصاریٰ کا یہ دعویٰ کرنا نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰہِ وَاَحِبَّآؤُہٗ ہم تو اللہ کے بیٹے اور اس کے چہیتے ہیں لہٰذا ہمیں آخرت میں عذاب کیوں کر ہوگا۔(۳) نصاریٰ کا یہ عقیدہ کہ ہمارے گناہوں کے کفارے میں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سولی پر چڑھ گئے ہمارا حساب کیونکر ہوگا اور یہی انکا عقیدہ کفارۂ مسیح کہلاتا ہے(۴) شیطان انسان کے دل میں یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ گناہ کرتے رہو، اللہ تعالیٰ بڑا غفور و رحیم ہے،نماز،روزہ اور حج تو دل کا ہے(۵) مرنے سے پہلے توبہ کرلیں گے (۶) جن بزرگوں یا اولیاء کا تم دم بھرتے ہو وہ تمہیں عذاب سے بچالیں گے اور جنت تمہارا ہی مقدر بنے گی۔الغرض اس قسم کی آرزوئیں اور صدائیں اور امیدیں دلا کر شیطان انسان کو گمراہ کرنے کی سرتوڑ کوشش کرتا ہے اور بعض اوقات وہ انسان کو دنیا کی رنگینیوں اور عیش و عشرت کے باغ دکھا کر بے حیائی اور نافرمانی کا مرتکب بنانے میں کامیاب ہوجاتا ہے۔

وَلَاٰمُرَنَّھُمْ فَلَیُبَتِّکُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّھُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰہِ. شیطان کی گمراہی کی ایک صورت یہ بھی تھی اور آج تک موجود ہے کہ لوگ اپنے بتوں اور معبودان باطلہ کے نام پر جانوروں کو چھوڑ دیتے ہیں نہ تو ان پر سواری کرتے ہیں اور نہ ہی ان کا گوشت کھاتے ہیں اور علامت کے طور پر ان کے کان چیر دیتے ہیں تا کہ غلطی سے کوئی ان پر کبھی سواری نہ کرلے اور مشرکوں نے انکے مختلف نام رکھے ہوئے تھے مثلاً بحیرہ، سائبہ اور وصیلہ وغیرہ، کیونکہ شیطان نے کہا تھا کہ میں لوگوں کو گمراہ کروں گا اور وہ اللہ کی تخلیق کو تبدیل کریں گے اس سے مراد یہی مشرک ہیں۔

شکل و تخلیق میں تبدیلی کی مختلف صورتیں:(۱) مرد و زن کا ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنا (۲) مرد کا خصی ہو کر ہیجڑا بن جانا (۳) عورتوں کو بلا عذر شرعی آپریشن وغیرہ کے ذریعے بانجھ بنانا (۴) مردوں کا نس بندی کرالینا (۵) خوبصورتی کا بہانہ بنا کر عورتوں کا چہرے کے بال صاف کروانا، دانتوں میں فاصلہ کروانا اور مصنوعی بال سر پر لگانا (۶) مردوں کا داڑھی منڈوانا (۷) مخلوق سے ایسا کام لینا جسکے لیے وہ پیدا نہ کی گئی ہو جیسا کہ مردوں کا لواطت کرنا، عورتوں کو گھروں سے نکال کر مردوں کے ساتھ میدان معیشت میں کھڑا کردینا۔

شیطان کے اس مکر و فریب کی صورتیں بدلتی رہتی ہیں اور ہر دور میں وہ نت نئے گمراہی کے راستے مزین کر کے لوگوں کو شکل و صورت اور تخلیق میں تبدیلی کرنے پر اُبھارتا ہے۔(اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْہُ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت گوندنے اور گدوانے والیوں پر (جلد میں نیل یا سرمہ بھر کر نقش کروانے والیوں پر) چہرے کے

بال صاف کرنے اور کروانے والیوں پر اور حسن کے لیے دانتوں میں فاصلہ کروانے والیوں پر جو اللہ تعالیٰ کی پیدائش (پیدا کردہ) کو تبدیل کرتی ہیں، پھر فرمایا میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر اللہ کے رسول ﷺ نے لعنت کی اور یہ آیت پڑھی وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا. [بخاری بشرح الکرمانی کتاب التفسیر ج 18ص 101 رقم الحدیث:4886]

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگی اِنِّی زَوَّجْتُ ابْنَتِیْ فَتَمَرَّقَ شَعْرُ رَاْسِهَا وَزَوْجُهَا یَسْتَحْسِنُهَا اَفَاَصِلُ؟ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَنَهَاهَا میں نے اپنی بیٹی کی شادی کردی (لیکن کسی وجہ سے) اسکے بال گر گئے اور اس کا خاوند اس سے خوبصورتی کا مطالبہ کرتا ہے تو کیا میں اسے مصنوعی بال (وگ) لگادوں تو آپ ﷺ نے اسے منع فرمادیا [مسلم کتاب اللباس باب تحریم فعل الواصلة والمستوصلة ج 7حزء14ص 85رقم الحدیث:2122]

پھر فرمایا: وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۝ جس نے ان مذکورہ بالا شیطانی گمراہیوں کا علم ہو جانے کے باوجود اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنایا، زندگی اپنی خواہشات کی تکمیل میں صرف کردی، شریعت کے اوامر اور نواہی کا کچھ خیال نہ رکھا تو وہ سن لے کہ اس کا شیطانی راستہ اختیار کرنا کسی بھی صورت فائدہ کا سبب نہ ہوگا بلکہ ایسا بدبخت دنیا و آخرت میں خسارہ اٹھانے والا اور نامراد ٹھہرے گا اور اس نقصان کی تلافی کسی بھی صورت نہ ہو سکے گی۔

پھر فرمایا: يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ ابلیس کے جھوٹے وعدوں کی حقیقت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ لوگوں سے بڑے بڑے وعدے کرتا اور انہیں تمناؤں کے سنہرے باغ دکھا کر راہ حق سے گمراہ کرنے کی سرتوڑ کوشش کرتا ہے اور شیطان کا وعدہ سوائے دھوکہ کے اور کچھ نہیں ہے، ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ اے لوگو! یقیناً اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے تو کہیں دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے اور کہیں وہ دھوکے باز تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکہ نہ دے جائے۔(الفاطر:5)

روز قیامت اور ابلیسی وعدے کی حقیقت: شیطان کے دھوکوں اور فریب کاریوں کی اصل حقیقت جب اس کی زبانی روز قیامت کھلے گی تو اس کے فریب میں پھنسنے والے حسرت اور ندامت کے سوا کچھ نہ کرسکیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اور شیطان کہے گا (روز قیامت) جب سارے کام کا فیصلہ کردیا جائے گا بیشک اللہ تعالیٰ نے تم سے سچا وعدہ کیا، اور میں نے تم سے وعدہ کیا تو میں نے تم سے وعدے کی خلاف ورزی کی اور میرا تم پر کوئی زور نہ تھا، سوائے اس کے کہ میں نے تمہیں (برائی کی طرف) بلایا اور تم نے میرا کہنا مان لیا، اب مجھے ملامت نہ کرو بلکہ اپنے آپ کو ملامت کرو، نہ تو میں تمہاری فریادرسی کرسکتا ہوں اور نہ ہی تم میری فریادرسی کرسکتے ہو، بیشک میں اس کا انکار کرتا ہوں جو تم نے مجھے اس سے پہلے شریک بنایا، یقیناً (آج) ظالموں کے لیے ہی دردناک عذاب ہے۔[الابراہیم:22]

پھر فرمایا: اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ۝ جن لوگوں نے اللہ کے احکامات کی بجاآوری اور اپنے رب کے وعدوں پر یقین کرنے کی بجائے شیطان کے وعدوں اور اسکی جھوٹی امیدوں کی اتباع میں لگے رہے تو قیامت کے دن ان لوگوں کو مقصد صرف اور صرف جہنم کی شعلے مارتی آگ ہی ہوگی اور ان کے لیے جہنم سے نجات، خلاصی اور جان بخشی کی صورت نہ ہوگی، ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ اپنے رب کی دعوت قبول کرو، اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس کے ٹلنے کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی صورت نہیں، اس دن نہ تمہارے لیے کوئی جائے پناہ ہوگی اور نہ تمہارے لیے انکار کی کوئی صورت ہوگی۔[الشوریٰ:47]

اخذ شدہ مسائل:

(۱) شرک ناقابل معافی جرم ہے اور مشرک انتہائی درجے کا گمراہ ہوتا ہے

(۲) اللہ کے سوا غیر کی عبادت حقیقت میں شیطان کی عبادت ہے۔

(۳) شیطان ملعون، انسانیت کی گمراہی کے درپے ہے۔

(۴) اللہ کی تخلیق میں تبدیلی شیطانی ایجنڈا ہے۔

(۵) شیطان کے دوست ہمیشہ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

(۶) شیطان کا وعدہ محض دھوکہ اور فریب ہے۔

(۷) مشرکین کے لیے جہنم سے بچ نکلنے کی کوئی صورت نہ ہوگی۔

☆.........☆.........☆

ماہ صفر کی بدعات

مولانا ابوانس محمد یحییٰ گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ

اسلام سے پہلے پورا معاشرہ عموماً عرب اور عرب معاشرہ خصوصاً رسومات کی تاریکیوں اور ظلمات میں ڈوبا ہوا تھا توہمات باطلہ اور رسومات فاسدہ کو ہی تہذیب وتمدن قرار دیا جاتا تھا اسلام نے تدریجاً اس معاشرہ کی تنقیح کی اور اسے جاہلیت کی غلاظتوں سے پاک کرنے کے عمل کو جاری وساری کیا حتی کہ ۱۰ ھ کو حجۃ الوداع کے مبارک موقع پر جب کہ میدان عرفات میں ایک لاکھ سے زائد انسانوں کا انبوہ کثیر جمع تھا اور اپنے خالق عزوجل کی توحید والوہیت کے ترانے گا رہے تھے اور اللھم لبیک لا شریک لک کی صدائیں بلند کر رہے تھے۔ تو امام کائنات ﷺ نے ایک طویل خطبہ دیا اور اس میں ارشاد فرمایا کہ "الا کل شیء من امر الجاهلية تحت قدمي موضوع" (مسلم ص۵۱۵ دارالسلام) اے لوگو! تم آگاہ رہو کہ جاہلیت کے معاملات میں سے ہر چیز میرے قدموں کے نیچے ہے تفسیر ابن کثیر میں "کل مأثرة" کے الفاظ ہیں کہ جاہلیت کی تمام رسومات کو میں آج کے دن ختم کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔

بلاشبہ جاہلیت (قبل از اسلام) کا معاشرہ رسومات قبیحہ سے مغمور ومخمور تھا لوگ انہیں رسومات کو اعتقاد کی حد تک قبول کرتے اور انہیں بجا لانے میں اپنی کامیابی سمجھتے، حالانکہ وہی رسومات تھیں جو ان کی ضلالت اور گمراہی کا سبب تھیں ان رسومات کی بنا پر معاشرہ میں بھلائی کمزور تھی اور برائی کو خوب غلبہ اور اس کی ہر برائی تھی من جملہ ان رسومات قبیحہ میں سے ایک اعتقادی رسم ماہ صفر کے منحوس ہونے کا تصور تھا وہ اس مہینہ کو منحوس خیال کرتے ان کے عقیدہ باطلہ میں اس مہینہ میں مصائب اور امراض کا نزول ہوتا ہے اسی نظریہ کی آڑ میں وہ اس مہینہ میں نہ سفر کرتے نہ شادی بیاہ کرتے اور نہ ہی کوئی خوشی کا کام کرتے بعض شارحین کرام نے رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان "لا عدوى ولا هامة ولا صفر" کا منشا یہی بیان کیا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں چند بے سروپا باتیں بلکہ کہاوتیں مشہور تھیں جو اعتقادی صورت اختیار کر چکی تھیں ان کو ختم کر کے ان کی جگہ صحیح عقائد کی ترویج مقصود تھی ان میں سے یہ بھی تھی کہ صفر کا مہینہ منحوس ہے اس خیال کو باطل قرار دیتے ہوئے نحوست کے مفہوم کو متعین کیا اور یہ بھی واضح کیا کہ زمانہ فی نفسہ برا نہیں ہوتا اور زمانہ کی نسبت اللہ کریم کی طرف کی کہ اللہ کریم فرماتے ہیں، ابن آدم دھر کو برا کہتا ہے حالانکہ دھر تو میں ہوں اس جلیل القدر فرمان نبوی نے واضح کر دیا گویا کہ زمانے کو برا بھلا کہنا اس کے خالق اور مالک کو برا بھلا کہنا ہے جس نے اس زمانے کو پیدا کیا ہے۔ صحابہ کرامؓ اجمعین نے انہیں اعتقادات کو اپنایا جن کی طرف کتاب وسنت نے راہنمائی کی ہے صحابہ کرام میں یہ امتیازی وصف پایا جاتا تھا کہ وہ تمام معاملات میں کتاب وسنت سے ہی راہنمائی حاصل کرتے اور اس کے مقابلہ میں کسی کے قول وفعل یا معاشرہ میں رائج کسی رسم کو پیش نہ کرتے تھے وہ کتاب وسنت کو ہی منبع رشد وہدایت سمجھتے تھے یہی چیز ان کے معاشرہ کی تقدیس وتطہیر اور ان کے عروج وترقی کی ضامن تھی۔

<u>دور صحابہ کے بعد:</u>

مگر یونہی صحابہ کرام کا مبارک اور درخشندہ دور ختم ہوا تو دشمنان اسلام نے اسلامی لبادہ اوڑھ کر اسلام کو ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت گدلا کرنے کا پروگرام بنایا اور اس پروگرام کے تحت یہود ونصاری فارس اور زمانہ جاہلیت کی متروکہ رسومات کے احیاء کا بیڑا اٹھایا۔ کیونکہ اسلام کی مصفی تعلیم کی موجودگی میں وہ اپنے مکروہ عزائم میں کامیاب نہیں ہو سکتے تھے۔ اسلام کی خالص تعلیم ان کے عزائم کی تکمیل میں سد سکندری کی طرح حائل تھی چنانچہ انہوں نے پوری ہوشیاری طراری اور حذاقت کے ساتھ جاہلیت کی بعض رسومات کو اسلام کے نام سے ہی اسلام میں مدغم کرنے کی عملی کوشش کی جس میں وہ کسی حد تک کامیاب بھی رہے جو لوگ جاہلیت یا مجوسیت وغیرہ کو ترک کر کے اسلام میں نئے نئے داخل ہوتے تھے "حديث عهد بالجاهلية" کے تحت ان میں بہت سے حضرات ایسے تھے جو اسلام کی تعلیمات سے کماحقہ واقف نہ تھے وہ باآسانی اس سازش کا شکار ہو گئے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ زمانہ جاہلیت اور غیر اقوام کی بہت سی رسومات اسلام کا جزء تصور ہونے لگیں۔

<u>ممالک اسلامیہ اور ماہ صفر:</u>

گویا رسومات حرمین سے بعید علاقوں میں پھیلیں اور ان کا شکار زیادہ تر جاہل قسم کے لوگ تھے لیکن سازش کرنے والوں کا بویا ہوا بیج بالاخر پودے کی شکل اختیار کر گیا اگرچہ ائمہ سلف صالحین نے ان رسومات اور بدعات کی تردید اور بیخ کنی میں کوئی قربانی نہیں چھوڑی اور ہر دور میں ان کے خلاف جہاد کیا لیکن اس کے باوجود ان رسومات اور بدعات کا کلی استیصال نہ ہو سکا بلکہ یہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پھلتی پھولتی رہیں

عربی ممالک:

عرب ریاستوں میں اب بھی کچھ ایسے لوگ موجود ہیں جو ماہ صفر کی نحوست کے قائل ہیں قطر کے سابق چیف جسٹس احمد بن حجر فرماتے ہیں ماہ صفر میں لوگ سفر کرنے سے باز رہتے ہیں اور مسرت کی محفلیں نہیں رچاتے اس مہینے کو منحوس سمجھتے ہیں جب مہینہ ختم ہونے پر آتا ہے تو اس کے آخری بدھ کو بڑی سی محفل منعقد کرتے ہیں اور دعوتیں کر کے مخصوص کھانے اور حلوے کھلاتے ہیں مگر یہ کام شہروں اور بستیوں کے باہر انجام دیتے ہیں لوگ امراض سے شفا پانے کے لیے گھاسوں پر چلتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نبی اکرمﷺ ایک بار بیمار پڑے تھے تو اسی دن اللہ تعالی نے آپ کو شفا دی تھی پھر آپ نے لطیف اور عمدہ کھانا کھایا تھا (بدعات کا شرعی پوسٹ مارٹم ص ۶۸۳) شیخ نے ماہ صفر کو منحوس خیال کرنے والے جن لوگوں کا تذکرہ کیا ہے یہ وہی ہیں جو علاقہ عجم کے قریب کے ہیں البتہ سعودیہ اور جو اہل توحید کے قبضہ میں علاقے ہیں ان میں ایسا کوئی تصور نہیں ہے امام محمد بن عبد الوہاب کی اصلاحی تحریک نے عرب کے بہت سے علاقوں کو ان رسومات سے پاک کردیا ہے والحمد لله علی ذلک۔

برصغیر اور ماہ صفر:

اس جاہلی عقیدہ کے اثرات برصغیر کے مسلمانوں پر بھی مرتب ہوتے ہیں ویسے تو برصغیر رسومات کی بہت بڑی آماجگاہ ہے دنیا کی کوئی بدرسم ایسی نہیں جس کا تعلق کسی بھی مذہب کے ساتھ ہے مگر وہ برصغیر کے اکثر مسلمانوں میں کسی نہ کسی صورت میں ضرور پائی جاتی ہے یہاں کے کتنے ہی مسلمان ہیں جو اس عقیدہ بد کے حامل ہیں ڈاکٹر احمد باغچتی رقمطراز ہیں بعض لوگ اس ماہ صفر کو تیرہ تیزی بھی کہتے ہیں کیونکہ ان کے خیال کے مطابق یہ ماہ نامبارک ہے اور اس ماہ کے ابتدائی تیرہ دن انتہائی منحوس خیال کیے جاتے ہیں اس لیے اس ماہ میں شادی بیاہ کو نحس جانتے ہیں اور ان میں بعض لوگ تیرہ تاریخ کو گھونگھیاں (سالم گندم) ابال کر کھاتے ہیں اور تقسیم کرتے ہیں (مجلہ اہل حدیث لاہور ۱۱ جون ۱۹۹۹)

بریلوی مکتب فکر کے ایک جید عالم جناب امجد علی لکھتے ہیں "ماہ صفر کا آخری چہار شنبہ ہندوستان میں بہت منایا جاتا ہے لوگ اپنے اپنے کاروبار بند کردیتے ہیں سیر و تفریح وشکار کو جاتے ہیں پوڑیا پکتی ہیں اور نہاتے دھوتے خوشیاں مناتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ حضور اقدسﷺ نے اس روز غسل صحت فرمایا تھا اور بیرون مدینہ طیبہ سیر کے لیے تشریف لے گئے تھے (بہار شریعت ص ۲۷۴۴) مذکورہ بالا اقتباسات سے واضح ہے کہ جاہلیت کے لوگوں کی طرح بعض مسلمان بھی اس مہینے کی نحوست کے قائل ہیں فرق یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ اس سارے مہینے کو منحوس گردانتے تھے جبکہ یہ رسوم گزیدہ مسلمان اس ماہ کے آخری ہفتے کو نحوست کے بجائے مسرت اور شادمانی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور مسرتانہ خوشیاں مناتے ہیں۔

چہار شنبہ کی حقیقت:

اس لیے کہ ان حضرات کے خیال میں اس مہینے کے آخری چہار شنبہ (بدھ) کے روز رسول اللہﷺ نے امراض سے شفاء پائی تھی اور غسل برأت کیا تھا بس اسی مزعومہ نظریہ کی بنا پر وہ آبادیوں سے باہر نکل کر نہروں راجباؤں اور تالابوں میں نہاتے ہیں بعض علاقوں کے بارہ میں شنید ہے کہ مردوں کے ساتھ اس رسم میں عورتیں بھی شریک ہوتی ہیں گویا کہ یہ ہندوؤں کے تہوار بیساکھی کے مشابہ ہے کہ وہ بھی اس دن متعینہ تالابوں میں نہاتے ہیں سیر سپاٹے کے علاوہ عمدہ کھانے تقسیم کیے جاتے ہیں یہ سب تفریح کا سامان اندھی عقیدت کے رنگ میں ہوتا ہے حالانکہ اس بارہ میں حدیث کی کتابوں میں کچھ بھی منقول نہیں حتی کہ کوئی ضعیف روایت بھی نہیں ہے بلکہ مستند اور صحیح روایات میں سے جو منقول ہے وہ اس کے متضاد اور برعکس ہے۔

مرض کا آغاز:

صحیح صریح اور واضح احادیث میں ہے کہ رسول اللہﷺ جنگ احد کے آٹھ سال بعد وہاں تشریف لے گئے اور شہدا کی نماز جنازہ پڑھی یہ منظر ایسا رقت انگیز تھا گویا کہ آپﷺ زندہ اور فوت شدہ حضرات کو الوداع کہہ رہے ہوں (بخاری، مسلم) ایک اور حدیث میں ہے کہ جناب ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرمﷺ اس بیماری میں مسجد تشریف لائے جس بیماری سے آپ جانبر نہ ہو سکے آپ نے سر باندھا ہوا تھا اور سیدھے منبر پر بیٹھ گئے اور خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا ان عبدا عرضت علیه الدنیا وزینتها فاختار الآخرة (دارمی ح ۸۷ ص ۳۷ ج ۱) بندہ پر دنیا زیب و زینت سمیت پیش کی گئی تو اس نے دنیا کے بدلے آخرت کو پسند کیا جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہم میں سے کوئی بھی آپ کے مدعا کو نہ سمجھ سکا ابوبکر رو رہے تھے اور کہہ رہے تھے ہم آپ پر قربان پھر آپ منبر سے اترے اس کے بعد آپ منبر پر دوبارہ کھڑے نہیں ہوئے (دارمی ص ۳۷ ج ۱) آپ ایک نماز جنازہ پڑھانے کے لیے تشریف لے گئے جب گھر تشریف لائے تو پھر آپ کو وہ تکلیف شروع ہوگئی جس سے آپ فوت ہو گئے اس مرض کا آغاز ماہ صفر کے بالکل آخری ایام میں ہوا۔

امام بیہقی نے امام المغازی موسیٰ بن عقبہ کے حوالہ سے امام

زھری سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے مدینہ منورہ واپس تشریف لائے تو محرم کا مہینہ تندرست رہے پھر صفر کے مہینے میں آپ کو شدید بخار ہوا پھر یہ بخار اترا نہیں تھا کہ آپ اسی بخار میں داعی اجل کو لبیک کہہ گئے (دلائل النبوۃ بیہقی ص ۲۰۰ جلد ۷ ملخصا) بسا اوقات بخار میں کچھ تخفیف اور افاقہ ہوتا رہا مگر کلیۃ بخار نہ اترا جیسا کہ جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عباس اور علی رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کی تیمار داری کر کے واپس آئے تو کسی شخص سے پوچھا بتاؤ رسول اللہ ﷺ کی حالت اب کیسی ہے؟ جناب علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے ہاں اب شفایاب ہیں تو جناب عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا علی! تو تین دن کے بعد لاٹھی کا غلام ہوگا کیونکہ میں بنی عبدالمطلب کے چہروں پر موت کے آثار کو بخوبی پہچانتا ہوں اور مجھے خدشہ ہے کہ کہیں رسول اللہ ﷺ اس مرض سے جانبر نہ ہوسکیں (دلائل النبوۃ ص ۲۲۵ جلد ۷ ملخصا)۔ مذکورہ حقائق سے واضح ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب آخری بار بیمار ہوئے تھے تو پھر اس سے کماحقہ شفایاب نہیں ہوسکے تھے بلکہ آپ اسی مرض میں داغ مفارقت دے گئے امام السیر ابن جزری فرماتے ہیں آپ کے مرض کا آغاز جس میں آپ فوت ہوگئے تھے بدھ کے روز جبکہ صفر کے دو دن باقی تھے۔ ۱۱ھ کو ہوا آپ اس وقت حضرت میمونہ کے گھر تھے جب بیماری نے شدت اختیار کی تو آپ حضرت عائشہ کے گھر تشریف لے آئے اور ۱۲ ربیع الاول سوموار کے دن چاشت کے وقت انتقال فرمایا (اسد الغابۃ ص ۴۰ ج ۱) سیرت ابن ہشام ص ۲۴۴ ج ۵ میں بھی اسی طرح ہے مگر اس میں یہ ہے کہ مرض صفر کے آخر میں لاحق ہوا یا ربیع الاول کے شروع میں۔ امام التاریخ ابن خلدون نے اسی کو ترجیح دی ہے کہ صفر کے دو دن باقی تھے جب مرض کا آغاز ہوا اور تقریبا امام طبری کے نزدیک بھی یہی معتبر ہے (تاریخ طبری ص ۱۶۱ ج ۲)۔ ان تصریحات سے یہ حقیقت تو روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ رسول اللہ ﷺ صفر کے آخری بدھ کو بیمار ہوئے اور پھر آپ اسی بیماری کی حالت میں داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ اللھم صل علیہ صلوٰۃ دائما ابدا۔

بریلوی معتمدین کے نزدیک چہار شنبہ کی حقیقت:

برصغیر میں بدعات کی ترویج اور ان پر تمسک میں بریلوی مکتب فکر کا عمل دخل دوسرے اسلامی فرقوں کی نسبت (روافض کے بعد) تقریبا سب سے زیادہ ہے چہار شنبہ کی تقریبات بھی عموما اسی مکتب فکر سے وابستہ حضرات کی مرہون منت ہیں چونکہ اس افسانے کی کوئی حقیقت موجود نہیں جس کی بنا پر اس مسلک کے معتمدین علماء حضرات نے اسے بے اصل قرار دیا ہے۔ طائفہ ھذا سب سے سرکردہ لیڈر امام بریلویہ جناب احمد رضا خان صاحب سے آخری چہار شنبہ کے بارہ میں دریافت ہوا کہ" کیا فرماتے ہیں علماء دین اس امر میں کہ صفر کے اخیر چہار شنبہ کے متعلق عوام میں مشہور ہے کہ اس روز حضرت نے مرض سے صحت پائی تھی لہذا بنا بریں اس روز کھانا وشرینی تقسیم کرتے ہیں اور جنگل کی سیر کرتے ہیں علی ھذا القیاس مختلف جگہوں میں مختلف معمولات ہیں۔ یہ جملہ امور بر بنائے صحت پانے رسول اللہ ﷺ عمل میں لائے جاتے ہیں لہذا اصل اس کی شرع میں ثابت ہے کہ نہیں اور فاعل عامل اس کا بر بنائے ثبوت یا عدم مرتکب معصیت ہوگا یا قابل ملامت وتادیب۔

الجواب:

آخری چہار شنبہ کی کوئی اصل نہیں نہ اس دن صحت یابی حضور کا کوئی ثبوت ہے بلکہ مرض اقدس جس میں وفات پائی اس کی ابتداء اسی دن سے بتائی جاتی ہے۔ بہر حال یہ سب باتیں بے اصل و بے معنی ہیں (احکام شریعت ص ۱۱۱ جلد ۲) احمد رضا خان کے شاگرد رشید جناب امجد علی فرماتے ہیں ماہ صفر کا آخری چہار شنبہ ہندوستان میں بہت منایا جاتا ہے لوگ اپنے اپنے کاروبار بند کر دیتے ہیں سیر وتفریح وشکار کو جاتے ہیں پوریاں پکتی ہیں اور نہاتے دھوتے خوشیاں مناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے اس روز غسل صحت فرمایا تھا اور بیرون مدینہ طیبہ سیر کے لیے تشریف لے گئے تھے یہ سب باتیں بے اصل ہیں بلکہ ان دنوں میں حضور اکرم ﷺ کا مرض شدت کے ساتھ تھا وہ باتیں خلاف واقع ہیں اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس روز بلائیں آتی ہیں اور طرح طرح کی باتیں کی جاتی ہیں سب بے ثبوت ہیں بلکہ حدیث کا یہ ارشاد " لا صفر "یعنی صفر کوئی چیز نہیں ایسی تمام خرافات کو رد کرتا ہے (بہار شریعت ص ۲۴۳، ۷ ج ۲) ائمہ مورخین اور دیگر اصحاب کی تحقیقات کے مطابق رسول اللہ ﷺ صفر کے آخری دنوں میں بیمار ہوئے اور بقول امام ابن اثیر کے آپ کے مرض کا آغاز بدھ کو ہوا پھر آپ صحت یاب نہیں ہوئے حتی کہ آپ اللھم بالرفیق الاعلیٰ کہہ کر فاختار ماعندہ کی منزل کو پا گئے جس سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ صفر کے آخری بدھ کے روز جملہ رسومات محض باطل اور بے بنیاد ہیں آپ کے یوم مرض کو یوم شکار کا نام دے کر خوشیاں منانا بصیرت اور فطرت کے بالکل منافی ہے بالفرض اگر یہ دن آپ کی شفا کا بھی ہوتا تب بھی مذکورہ بدعات کا کوئی جواز پیدا نہیں ہوتا آپ ﷺ زندگی میں کئی بار بیمار ہوئے اور کئی بار صحت یاب ہوئے ایک دفعہ تو آپ پورا مہینہ بیمار رہے اور مسجد میں بھی تشریف نہ لے جاتے تھے

لیکن آپ کے دور مبارک یا دور صحابہ میں ایک دفعہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ آپ کے یوم صحت کو مسرت کے طور پر منایا گیا ہو اور اسے ایک تہوار کی حیثیت حاصل ہوئی ہو۔ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ بدعتی حضرات اس دن کو بطور عقیدت مناتے ہیں اور یہ تو بدیہہ بات ہے کہ اندھی عقیدت میں بصیرت مسلوب ہوتی ہے بسااوقات معاملہ الٹ ہو جاتا ہے جیسا کہ چہار شنبہ کا معاملہ ہے کہ اس دن آپ کے مرض کا آغاز ہوا یا مرض زوروں پر تھا تو اسے صحت کا نام دیا گیا جس سے صرف ایک حقیقت ہی نہیں بدلی بلکہ بہت سی خرافات اور بدعات کا دروازہ کھل گیا اور نادان بدعتیوں نے عقیدت کے نام پر دین کو بگاڑ دیا۔ اللہ تعالی ہمیں جملہ خرافات اور بدعات سے محفوظ فرمائے اور دین حق کی توفیق عنایت فرمائے آمین۔

ماہ صفر کی بدعات:

اس میں کسی مسلمان کو شک وشبہ اور تردد نہیں کہ اسلام فطرت کے عین مطابق ہے اور فطرت کے جتنے تقاضے ہیں وہ سبھی اسلام میں سمو دیئے گئے ہیں اور کائنات کے آغاز سے لے کر ظہور اسلام تک جتنے ادیان اس صفحہ ہستی کائنات ارضی پر جلوہ افروز ہوئے سب کے سب مخصوص احترام اور محدود وقت تک کے لیے تھے ان میں اسلام ہی ایک دین ہے جو کامل ہے اور پوری کائنات کے لیے ہے سراج ہدایت ہے بلاشبہ اس کی تعلیمات ایسی واضح ہیں جن میں کسی قسم کا الہام نہیں ہے اس دین نے تمام خلاف فطرت امور پر قدغن لگائی ہے اور رسومات قبیحہ کو روند کر رکھ دیا ہے جس بنا پر اس کی تعلیم میں ہر سو روشنی اور ضیاء ہے کسی جانب اندھیرا اور تاریکی نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا ترکتم علی ملة بیضاء لیلها کنهارها میں تم کو ایک روشن ملت پر چھوڑ کر جا رہا ہوں جس کی رات میں دن ہے اور حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا کل ماثرة الجاهلية تحت قدمی هذا جاہلیت کی ہر رسم میرے پاؤں کے نیچے ہے۔ جاہلیت کا معاشرہ بلاشبہ رسومات قبیحہ سے مخمور اور اٹا ہوا معاشرہ تھا لوگ ان رسومات کو اپنے اعتقادات کا جزء اور حصہ سمجھتے تھے حالانکہ وہی رسومات ان کی ضلالت اور گمراہی کا سبب تھیں ان باطل نظریات میں سے ایک ماہ صفر کی نحوست کا نظریہ تھا ان کے خیال میں یہ مہینہ نحوست کا ہے ان کے خیال کے مطابق اس مہینہ میں شادی سفر یا کوئی بھی خوشی کا کام نامسعود اور نامبارک ہوتا ہے لہذا وہ اس مہینہ میں اعتقادا کوئی اہم کام سرانجام نہ دیتے اس جاہلی رسوم کے کچھ اثرات برصغیر پر بھی مرتب ہوئے ویسے تو برصغیر رسومات کی سب سے بڑی آماجگاہ ہے دنیا کی کوئی بدرسم ایسی نہیں جو اس علاقہ میں نہ پائی جائے خواہ وہ اعتقادی ہو یا غیر اعتقادی برصغیر میں بھی اس مہینے کو منحوس خیال کیا جاتا رہا ہے اور اب بھی لاکھوں لوگ اس پرانے اعتقاد کے حامل ہیں کہ بعض لوگ اس مہینے کو انتہائی منحوس خیال کرتے ہیں ڈاکٹر احمد باغتی مرحوم اپنے مضمون ماہ صفر کی بدعات ۱۱ جون ۱۹۹۹ء کو مجلہ اہل حدیث میں شائع ہوا ہے میں فرماتے ہیں۔ بعض جاہل لوگ اس ماہ صفر کو تیرہ تیزی بھی کہتے ہیں کیونکہ ان کے خیال کے مطابق یہ ماہ مبارک ہے اور اس ماہ کے ابتدائی تیرہ دن انتہائی منحوس خیال کئے جاتے ہیں اس لیے اس ماہ میں شادی بیاہ کو نحس جانتے ہیں اور ان میں بعض لوگ تیرہ تاریخ کو گھونگھیاں (سالم گندم) ابال کر کھاتے اور تقسیم کرتے ہیں۔

بریلوی مکتب فکر کے نہایت جید عالم مولانا امجد علی لکھتے ہیں: ماہ صفر کا آخری چہار شنبہ ہندوستان میں بہت منایا جاتا ہے لوگ اپنے اپنے کاروبار بند کر دیتے ہیں سیر وتفریح وشکار کو جاتے ہیں پوریاں پکتی ہیں اور نہاتے دھوتے خوشیاں مناتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے اس دن غسل صحت فرمایا تھا اور بیرون مدینہ طیبہ سیر کے لیے تشریف لے گئے تھے (بہار شریعت ص ۲۴۷ ج ۲) یہ سب باتیں بے اصل ہیں بلکہ ان دونوں میں حضور اکرم کا مرض شدت کے ساتھ تھا اور باتیں خلاف واقع ہیں اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس روز بلائیں آتی ہیں اور طرح طرح کی باتیں کی جاتی ہیں سب بے ثبوت ہیں حدیث کا یہ ارشاد لا صفر کہ صفر کوئی چیز نہیں رہی تمام خرافات کو رد کرتا ہے۔ (۲۴۷)

برصغیر کے علاوہ اس مہینے کو بعض عرب ممالک میں بھی منحوس سمجھا جاتا ہے قطر کے قاضی احمد بن حجر فرماتے ہیں ماہ صفر میں لوگ سفر کرنے سے باز رہتے ہیں رسومات کی محفلیں بہت رچاتے اس مہینے کو منحوس سمجھتے ہیں جب مہینہ ختم ہونے پر آتا ہے تو اس کے آخری بدھ کو بڑی سی محفل منعقد کرتے ہیں اور دعوتیں کرتے مخصوص کھانے اور حلوے کھلاتے ہیں مگر یہ کام شہروں اور بستیوں کے باہر انجام دیتے ہیں لوگ امراض سے شفایابی کے لیے گھاسوں پر چلتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نبی کریم ایک بار بیمار پڑے تھے تو اس دن اللہ تعالی نے آپ کو شفا دی تھی پھر آپ نے لطیف اور عمدہ کھایا تھا (بدعات کا شرعی پوسٹ مارٹم ص ۶۸۳ طبع دار السلفیہ بمبئی انڈیا)

(۱) زمانے کو برا لکھنا (۲) جاہلیت کی رسومات اپنانا (۳) چہار شنبہ کو رسول اللہ کا بیمار ہونا (۴) اہل بدعت کا عمل (۵) احمد رضا اور امجد علی کا فتوی (۶) حقیقت حال

☆..........☆..........☆

حقوق اللہ

ابوثوبان محمد سلیمان شاکر (گوجرانوالہ)

اس دنیا میں انسان پر خالق کائنات کی جانب سے مختلف ذمہ داریاں عائد ہیں اور یہ اپنے سے دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کا پابند ہے، اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس نے حسن معاشرت کے تمام تر وسائل بروئے کار لا کر اپنے عقیدت مندوں کو اس راہ حق سے متعارف کروایا ہے جس پہ چل کر وہ ان حقوق کی حسن ادائیگی کے مرتکب بن سکیں، مخلوق کے ذمہ سب سے اولین حق اس ذات لم یزل کے ہیں جس کے رحم و کرم کی برکھا ہر لحظہ ان کی زندگی میں رم جھم کرتی نظر آتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ کے حقوق کی حفاظت کر، اللہ تیری حفاظت فرمائیں گے اللہ کے حقوق کا خیال رکھ تو اسکو اپنے سامنے پائے گا، آسودہ حالی میں اسے یاد رکھ وہ تمہیں سخت حالی میں یاد رکھے گا اور جب تو سوال کرنا چاہے تو صرف اسی سے سوال کر اور جب مدد چاہے تو اللہ سے ہی طلب کر، جو کچھ ہونا ہے اس پر قلم خشک ہو گیا ہے (وہ ہو کر رہے گا) اگر ساری مخلوق تجھے نفع پہنچانا چاہے اور اللہ نے وہ نفع تیرے مقدر میں نہیں لکھا تو وہ تجھے نفع نہیں پہنچا سکتے اور اگر ساری مخلوق تجھے نقصان دینے پہ آجائے اور اللہ نے اسے تیرے مقدر میں نہیں لکھا تو وہ تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے (مسند احمد: 307\1) ہمارے معاشرہ میں ایک مجہول سا جملہ زبان زد عام ہے کہ اللہ تعالی اپنے حقوق معاف فرما دیں گے مگر حقوق العباد کی معافی نہ ہوگی، یہ بات سراسر تعلیمات اسلامیہ اور فطرت کے خلاف ہے۔

اصل میں انسان آج تک اپنے اللہ عزوجل کا تعارف ہی حاصل نہ کر سکا۔ علامہ قاضی سلیمان منصور پوریؒ نے معارف الاسماء شرح اسماء الحسنی کے صفحہ 43 پر رب تعالی کا تعارف کرواتے ہوئے رقمطراز ہیں: اللہ اسم علم ہے اور ذات سبحانی کے لئے خاص الخاص ہے یعنی اللہ وہ ہے جس کے نام سے تسکین ہوتی ہے اللہ وہ ہے جو آرام دل عارفین ہے، اللہ وہ ہے جو تسکین قلب مضطرین ہے، اللہ وہ ہے جو لوازمات مادہ سے برتر و اعلی ہے، اللہ وہ ہے جو ذوی العقول کے وہم و گمان، فہم و ادراک سے بالاتر ہے اللہ وہ ہے جو زمان و مکان کے احاطہ سے ارفع و بلند ہے، اللہ وہ ہے جو خوف و ہراس کے وقت بندوں کی پناہ ہے، اللہ وہ ہے کہ آفات و مصائب میں اسی کی جانب بازگشت کی جاتی ہے، اللہ ہی ہے جس کے سوا اور کسی کو الوہیت کا شائبہ بھی حاصل نہیں، اللہ ہی ہے جو دین خالص کا مالک ہے، اللہ ہی ہے کہ زمین و آسمان کے خزائن اس کے قبضہ میں ہیں، اللہ ہی ہے جسے ارض و سما کی وراثت حاصل ہے اللہ ہی ہے جو دلوں میں چھپی اور سینوں میں ڈھکی باتوں کو جانتا ہے، اللہ ہی ہے جو تحت ثری اور فوق ثریا کے غیوب کا عالم ہے، اللہ ہی ہے جو رات کو دن اور دن کو رات میں بدلتا ہے، اللہ ہی ہے جو آسمانوں سے مینہ برساتا اور زمین سے دانہ اگاتا ہے، اللہ ہی ہے جس کی تسبیح و تمہید میں ہر شے لگی ہوئی ہے، اللہ ہی ہے جسے ہر شے سجدہ کرتی ہے، اللہ ہی ہے جو ہر شے کی مقتضائے طبع کو جانتا ہے اور اس کی تکمیل کا سامان فرماتا ہے، اللہ ہی ہے جو خاکی بندوں کو نوری پیکروں سے بڑھ کر کمال بخشتا ہے، اللہ ہی ہے کہ ایمان و تقوی سے اس کی ولایت حاصل ہوتی ہے، اللہ ہی ہے کہ صبر و احسان سے اس کی معیت نشوونما پاتی ہے، اللہ ہی ہے جو توبہ کرنے والوں، توکل کرنے والوں، عدل کرنے والوں اور اہل صدق و اہل اخلاق سے محبت فرماتا ہے، اللہ ہی ہے کہ مومن بچہ کی زبان اسی کے نام پر کھلتی ہے اور باایمان انسان کے لب اسی کو دہراتے دہراتے بند ہوتے ہیں، اللہ ہی کے نام کی قسم ہے اللہ ہی ہے کہ ہر مومن کا دل اس کی جانب مضطر و بیقرار ہے، اللہ ہی ہے جو دعاؤں کو سنتا مرادیں بخشتا ہے، اللہ ہی ہے کہ تمام عالم اسی کے نظام کا مسخر دوام ہے، اللہ ہی ہے جو سالکوں کو راہ دکھاتا اور طالبوں کو بلاتا ہے، اللہ ہی ہے کہ سب ولی، شہید، صدیق فرشتے، نبی، رسول اس کے بندے ہیں اسکے حکم کے سامنے سرافگندہ ہیں، اسی کا حکم مانتے ہیں۔ ان سب کا توکل اللہ ہی کی ذات پاک پر ہوتا ہے، اللہ ہی ہے جو اپنی رحمت سے سب کو پالتا ہے، جو اپنے رحم سے اپنے بندوں کو پیار کرتا ہے جو اپنے فضل سے خاص بندوں کو بڑھاتا ہے، جو اپنی لطف و عطوفت سے سب کے قصوروں کو معاف کرتا اور اپنی عظمت و کبریائی سے سب کو بزرگی و عزت دیتا ہے، اللہ ہی ہے جس کے حکم سے موسموں کا تغیر، مہر و ماہ کا طلوع و غروب اور شمس و قمر کا کسوف و خسوف ہوتا ہے، اللہ ہی ہے جس نے لرزنے والی زمین کو انسان کے رہنے کے قابل بنا دیا، اللہ ہی ہے جس نے بحر مواج کی موجوں کی حد بندی کر دی، اللہ ہی ہے جس نے پہاڑوں کے شکم اپنے مخزن بنائے اور ان کی نکیلی چوٹیوں کو پانیوں کا ذخیرہ ٹھہرایا ہے، اللہ ہی ہے جو دردمندوں کی دوا ہے، بے ٹھکانوں کی پناہ ہے، بے آسروں کی آس ہے، اللہ ہی ہے جو سوتے جاگتے ہر وقت میں ہمیں دیکھتا ہے، اللہ ہی ہے جو ہمارے کانوں کو شنوائی، آنکھوں کو بینائی اور قلوب کو روشنائی دیتا ہے، اللہ ہی

ہے جس کا عرفان عقل اپنے شواہد سے، فطرت اپنے معالم سے، روح اپنے مدارج سے، قلب اپنے حقائق سے اور ایمان اپنی تصدیق سے حاصل کرتا ہے، اللہ ہی کے حکم سے فنا ملتی ہے اور اسی کے فضل سے بقا ملتی ہے، اللہ ہی ہے جس کا انصاف رحم کے پردہ میں نور بخش ہے، اللہ ہی ہے جس نے اپنی ذات پاک پر رحمت لکھ رکھا ہے، اللہ ہی ہے جس نے ہمارے آقا و مولی سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو رحمۃ العالمین بنایا ہے۔ الغرض فللہ الحمد رب السموت ورب الارض رب العلمین کیونکہ مخلوق کی رسائی سے بالا تر اس کی شان کبریائی ہے، اب ایک نظر اللہ کے حقوق کی طرف:

عبادت صرف اللہ کا حق ہے:

اللہ کا سب سے بڑا اور اولین حق یہ ہے کہ اس وحدانیت، الوہیت اور ربوبیت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں مذکور ہے ﴿عن معاذ بن جبل ؓ قال کنت ردف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی حمار یقال لہ عفیر. فقال یا معاذ تدری ما حق اللہ علی العباد وما حق العباد علی اللہ قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فان حق اللہ علی العباد ان یعبدوا اللہ ولا یشرکوا بہ شیئا وحق العباد علی اللہ ان لا یعذب من لا یشرک بہ قال قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افلا ابشر الناس قال لا تبشرھم فیتکلوا﴾ (صحیح مسلم: جلد اول، صفحہ۴۴) ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل ؓ بیان فرماتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عفیر نامی گدھے پر سوار تھا اس وقت آپ ؐ نے مجھے فرمایا اے معاذ! کیا تو جانتا ہے کہ اللہ کا بندوں کے ذمہ اور بندوں کا اللہ کے ذمہ کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ؐ ہی جانتے ہیں آپ ؐ نے جواب دیا بندوں کے ذمہ اللہ کا حق یہ ہے کہ اسی کی عبادت کریں اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں، بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ اگر وہ مشرک نہ ہوں تو ان کو عذاب سے بچالے۔ میں نے عرض کی اللہ کے رسول ؐ! کیا میں لوگوں کو اس بات کی خوشخبری سنادوں؟ آپ ؐ نے فرمایا ایسا مت کرنا کیونکہ وہ پھر اسی پر بھروسہ کر بیٹھیں گے۔ پس ثابت ہوا بندوں کے ذمہ اللہ تعالیٰ کا اولین حق یہ ہے کہ اسی کی عبادت کی جائے اور اس کی صفات عالیہ میں کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں۔ اب اس مجہول جملہ کہ "اللہ اپنے حق معاف فرمادیں گے،، کا جائزہ قرآن مجید سے لیں تو ارشاد ہوتا ہے ﴿ان اللہ لا یغفران یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء ومن یشرک باللہ فقد افتری اثما عظیما﴾ (النساء: ۴۸) بے شک اللہ اپنے ساتھ شرک کرنے والے کو نہیں بخشیں گے اور اس کے علاوہ جو چاہیں معاف کردیں اور جو اللہ کے ساتھ شریک مقرر کرے اس نے بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا۔ لہٰذا اگر انسان کے عقیدہ میں شرک کی غلاظت ہو تو گویا وہ حقوق اللہ کا سب سے بڑا غاصب اور گناہگار ہے کیونکہ حدیث مبارکہ میں آتا ہے ﴿اکبر الکبائر الشرک باللہ﴾ ذرا سوچیں! کتنا ظالم ہے وہ شخص جس کے شب و روز اللہ کی ہزار ہا نعمتوں کے شفیق سایہ تلے بسر ہوتے ہیں مگر وہ آج تک اپنے خالق حقیقی کو پہچان کر اس کا حق بندگی ادا نہ کرسکا۔

اے ابن آدم! تیرا خالق تو اتنا مہربان ہے جو ہمہ وقت تجھ پہ اپنی نعمتیں نچھاور کرتے ہوئے تیرے ساتھ رہتا ہے، ہر لحظہ ہر لمحہ اور ہر وقت اس کی ذات اقدس تجھے اپنے علم میں رکھے ہوئے ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿الم تران اللہ یعلم ما فی السموت وما فی الارض مایکون من نجوی ثلثۃ الا ھو رابعھم ولا خمسۃ الا ھو سادسھم ولا ادنی من ذلک ولا اکثر الا ھو معھم این ما کانوا ثم ینبئھم بما عملوا یوم القیمۃ ان اللہ بکل شیء علیم﴾ (المجادلۃ: ۷) کیا تو نے نہیں دیکھا! اللہ آسمانوں زمینوں کی ہر چیز سے واقف ہے جب تین آدمی باتیں کریں تو ان میں چوتھا اللہ ہوتا ہے اور پانچ میں سے چھٹا اللہ ہوتا ہے اور نہ اس سے کم نہ زیادہ مگر وہ ساتھ ہی ہوتا ہے جہاں بھی وہ ہوں پھر قیامت کے دن انہیں ان کے اعمال سے آگاہ کرے گا بے شک اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔ افسوس کہ جو مالک اتنا قریب ہم آج تک اس کو نہ پہچان سکے اور قریب بھی کتنا ﴿نحن اقرب الیہ من حبل الورید﴾ (ق: ۱۶) ہم تو اس کی شہ رگ سے بھی قریب ہیں۔ لیکن تو کتنا نادان ہے آج تک من کی دنیا اور دل کی بستی میں اسے بسانے کی بجائے اس کی مخلوق میں اس کی صفات کا متلاشی رہا۔ بقول شاعر

ہو جس میں عبادت کا دھوکہ مخلوق کی وہ تعظیم نہ کر
جو خاص خدا کا حق ہے بندوں میں اسے تقسیم نہ کر

اللہ کون ہے؟

اس کائنات کا ایک ایک ذرہ اس کی قدرت کاملہ اور صفات جمیلہ کا مظہر ہے مثلاً بھینس کا پیٹ گوبر گندگی خون اور پیشاب جیسے مادوں کا مجموعہ ہے ان میں سے صاف شفاف اور پرذائقہ خالص دودھ پیدا کرنا کس کا کام ہے؟ اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں ﴿وان لکم فی الانعام لعبرۃ نسقیکم مما فی بطونہ من بین فرث ودم لبنا خالصا سائغا للشربین﴾ (النحل: ۶۶) ترجمہ: تمہارے لئے جانوروں

میں بھی بڑی عبرت ہے،ہم ان کے پیٹ میں جو کچھ ہے اسی گوبر اور خون کے درمیان سے تمہیں خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لئے پرتاثیر ہے۔ مجھے اس موقعہ پر امام شافعیؒ کی بات یاد آئی وہ فرمایا کرتے تھے"توت کے درخت سے بھی جاندار فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن اللہ کی قدرت کا کرشمہ یہ کہ ان پتوں کو اگر بکری کھائے تو دودھ دے، ریشم کا کیڑا کھائے تو ریشم پیدا کرے، شہد کی مکھی کھائے تو شہد بنائے اور اگر یہی پتے ہرن کھائے تو اسکے نافہ میں کستوری بن جاتی ہے یعنی درخت ایک ہی ہے لیکن اس کے ثمرات مختلف،، کیا یہ نشان قدرت تجھے اس رحیم وکریم سے متعارف کروانے کے لئے کافی نہیں جس کے حقوق کی ادئیگی سے آج تو غافل ہو چکا ہے تیری اس کج روی کو مدنظر رکھ کے اللہ تجھے جھنجھوڑتے ہیں ﴿یاایھا الانسان ما غرک بربک الکریم الذی خلقک فسوک فعدلک فی ای صورۃ ما شاء رکبک﴾ (الانفطار: ۸،۷،۶) اے انسان! تجھے کس چیز نے تیرے پروردگار سے بیگانہ کردیا جس نے تجھے پیدا کیا پھر ٹھیک ٹھاک اور برابر بنایا اور جس صورت میں چاہا جوڑ دیا۔ کبھی سوچا کہ تیرے اس وجود کا خالق تو رب کریم ہے پھر اس کی تخلیق کی ہوئی جبین نیاز کو غیر کی چوکھٹ پہ جھکانے کا حق تجھے کس نے دیا؟ اس نے تیری تخلیق سے لے کر آج تک تیری نگہبانی کی مگر تو آج تک اسکی ذات سے بیگانہ ہو کر اس کے حقوق غصب کرتا رہا۔

پانی پانی کرگئی مجھ کو یہ بات قلندر کی
تو جھکا جب غیر کے آگے نہ تن تیرا نہ من تیرا

تیری تخلیق کا مقصد ہی اس کے حقوق بندگی بجالانا تھا ﴿وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون﴾ (الذاریت: ۵۶) مگر افسوس تو اپنے مقصد حیات کو ہی فراموش کر بیٹھا۔ کاش تو اس سے وفا کرتا جس نے تیری اعانت کو اپنا وطیرہ بنا کر تجھے کبھی بھی تیرے حق سے محروم نہ کیا ﴿وکان حقا علینا نصر المومنین﴾ (الروم: ۴۷) رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں قیامت والے دن کم سے کم عذاب والے جہنمی سے اللہ تعالی فرمائیں گے اگر تیرے پاس دنیا و مافیہا کی دولت موجود ہو تو کیا اسے اپنے فدیہ میں دے دو گے؟ وہ کہے گا ہاں۔ اللہ تعالی فرمائے گا میں نے تو تجھ سے دنیا میں اس سے آسان تر بات طلب کی تھی اور کہا تھا کہ اس بات (توحید) پر قائم رہے گا تو میں تجھے جہنم میں داخل نہیں کروں گا مگر تو شرک پر بضد رہا۔ [صحیح مسلم: کتاب صفۃ القیامۃ، باب الکفار]

جب تک انسان خدائے لم یزل کی ذات لاشریک کی پہچان نہ پائے وہ اپنے پروردگار کا حق ادا نہیں کرسکتا بلکہ اصل معاملہ یہ ہے کہ اس ناشکرے انسان نے اس کی قدر ہی نہ کی جیسا کہ اسکی قدر کا حق تھا ﴿ماقدر اللہ حق قدرہ ان اللہ لقوی عزیز﴾ (الحج: ۷۴)

اسی لئے نام نہاد مذہبی پیشواؤں نے تصوف کی آڑ میں لوگوں کو اس کی ذات وحدہ سے بیگانہ کر کے خرافات کو دین کا حصہ بنادیا اور کہا کہ سلوک کی منازل طے کرنے کے لئے تین درجے ہیں (۱) فنافی الشیخ (۲) فنافی الرسولؐ (۳) فنافی اللہ۔ ان میں سے اول الذکر راستے کی ابتداء تصور شیخ کے مہلک عقیدہ سے کروائی جاتی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ان نام نہاد پیروں کی نہ صرف غیر مشروط اطاعت کی جائے بلکہ اسے ہر وقت یہ بات ذہن نشین رکھنا ہوگی میرا مرشد ہر جگہ ہر وقت میرے حالات سے باخبر ہے (العیاذ باللہ) اور اسی گندے عقیدے کی ترجمانی مولانا روم کے ان اشعار سے بھی چھلکتی ہے

پیر کامل صورت ظل الہ	یعنی دید پیر دید کبریا
ہر کہ پیر و ذات او ریک نہ دید	نے مرید نے مرید نے مرید

پیر کامل اللہ کے سایہ کی مانند ہوتا ہے، یعنی پیر کو دیکھنا اللہ کو دیکھنے کے برابر ہے۔ جس نے پیر اور اللہ کی ذات کو ایک نہ دیکھا وہ ہرگز مرید نہیں، مرید نہیں، مرید نہیں اسی لئے فرمایا ﴿ماقدر اللہ حق قدرہ ان اللہ لقوی عزیز﴾

ہے ذات واحد عبادت کے لائق	زبان اور دل کی شہادت کے لائق
لگاؤ تو، لو اپنی اسی سے لگاؤ	جھکاؤ تو سر اس کے آگے جھکاؤ
اسی پر ہمیشہ بھروسہ کرو تم	اسی کی محبت کا سدا دم بھرو تم
اسی کے غضب سے ڈرو گر ڈرو تم	اسی کی طلب میں مرو جب مرو تم
مبرا ہے شرکت سے اس کی خدائی	نہیں اس کے آگے کسی کی بڑائی

اے مالک کی زمین پہ رہ کر دن رات اس کی نعمتوں سے مستفید ہونے والو! آؤ اس خوش فہمی کے حصار سے باہر نکلو اور اپنے معبود برحق کو پہچان کر اس کا حق بندگی ادا کرو، وگرنہ کفر و شرک کی کیچ زدہ زندگی بسر کر کے بخشش کی امید رکھنا سب سے بڑی حماقت ہے۔ بیت اللہ شریف کی جب از سر نو تعمیر کی گئی تو اس کی بنیادوں سے ایک کتبہ برآمد ہوا جس پر لکھا تھا" تم برائیاں کر کے نیکیوں کی امید رکھتے ہو، یہ تو ایسا ہی ہے کہ کانٹے بو کر انگوروں کی امید رکھنا،، (تفسیر ابن کثیر)

تقوی اور خشیت الٰہی:

عبادت کے بعد مخلوق کے ذمہ خالق دو جہاں کا حق یہ ہے کہ اس کی خشیت دل میں بسا کر اپنے جبار و قہار اللہ سے یوں ڈرے جیسا کہ ڈرنے

کا حق ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿یایھا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون﴾ (العمران: ۱۰۲) ''اے اہل ایمان! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں جب بھی موت آئے اسلام پہ آئے،، یعنی آپ کے دل میں مخلوق کی بجائے خالق کا ڈر ہو اور یہ فکر ہمہ وقت انسان کے دامن گیر ہو کہ میں نے اس عارضی دنیا میں بتائے ایک ایک پل کا جواب دہ ہونا ہے۔یاد رہے کہ نماز، روزہ، حج، زکوۃ اور قربانی جیسی عبادات جن کو اللہ نے ہم پر فرض فرمایا ہے ان تمام مناسک میں بھی تقوی کا راز مضمر ہے۔اور ان امور کی ادئیگی کے بعد انسان وہ فرحت اور اطمینان محسوس کرتا ہے گویا کہ اس نے اپنے خالق سے ڈر کر دونوں جہانوں کی کامیابیوں کا زینہ طے کر لیا۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ''کسی وقت میں تین آدمی سفر پر نکلے حتی کہ وہ رات کے وقت ایک غار کے پاس پہنچے اور انہوں نے غار میں پناہ لے لی اللہ کی قدرت کہ غار میں جاتے ہی ایک بڑا پتھر گرا جس کی وجہ سے غار کا منہ بند ہو گیا۔کافی تگ ودو کے بعد بھی جب وہ اسے ہٹانے میں ناکام رہے تو مایوس ہو کر موت کا انتظار کرنے لگے پھر ان میں سے ایک بولا آؤ! اپنی زندگی کی کوئی نیکیاں یاد کر کے اللہ سے التجا کریں۔ایک نے کہا یا اللہ! میں اپنے ماں باپ کا اس قدر احترام کرتا ہوں کہ ان سے پہلے کبھی اپنے بیوی بچوں کو بھی کھانا نہیں کھلاتا، ایک دن مجھے گھر آنے میں دیر ہو گئی میرے آنے تک میرے والدین سو چکے تھے میں نے بکریوں کا دودھ دھویا اور والدین کے سرہانے لے کر کھڑا ہو گیا کیونکہ ان کی نیند میں خلل بھی برداشت نہیں تھا اور اپنے بچوں کو ان پہ مقدم بھی نہ کر سکتا تھا حتی کہ میرے بچے بھوک کی وجہ سے بلک بلک کر میرے قدموں میں سو گئے اگر میرا یہ نیک عمل تجھے پسند ہے تو ہمیں اس مصیبت سے رہائی دے دے، پتھر نے تھوڑی سی حرکت کی۔پھر دوسرا بولا یا اللہ! میں اپنے چچا کی بیٹی سے محبت کرتا تھا ایک دن وہ اپنی کسی غرض سے میرے پاس آئی میں نے کہا پہلے میری نفسانی خواہش کی تکمیل کر پہلے تو وہ رضامند نہ ہوئی مگر جب اپنی ضرورت کی وجہ سے لاچار ہوئی تو میرے ساتھ برائی پر آمادہ ہو گئی جب ہم نے برائی کا ارادہ کیا تو وہ کپکپانے لگی اور بولی ''اتق اللہ،، اے بندے اللہ سے ڈر اور مجھے یوں رسوا نہ کر۔یا اللہ! میں نے خاص تجھی سے ڈرتے ہوئے اس کو چھوڑ دیا اگر میرا یہ عمل تجھے پسند ہے تو اپنی رحمت سے ہمیں نجات دے دے پتھر نے اور راستہ چھوڑ دیا مگر ابھی نکلنے کی گنجائش نہ تھی۔اب تیسرا گویا ہوا کہ اے پروردگار! میں نے ایک آدمی کو مزدوری پہ لگایا اجرت دیتے وقت اس کا مجھ سے جھگڑا ہوا اور وہ اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا میں نے اس کے پیسوں کی بکری خریدی جو کچھ ہی عرصہ میں ایک ریوڑ بن گیا ایک دن وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا لاؤ جو تم مزدوری دیتے تھے وہی دے دو میں نے کہا یہ سارا ریوڑ تمہارا ہے لے جاؤ یا اللہ! اگر میرا یہ عمل تجھے پسند ہے تو ہمیں اس مصیبت سے نکال دے چنانچہ وہ پتھر بالکل ہٹ گیا اور وہ اس مصیبت سے آزاد ہو گئے۔(صحیح بخاری: کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث الغار، رقم الحدیث ۳۴۶۵)

معلوم ہوا تقوی کی بدولت انسان کئی مصائب سے بچ جاتا ہے اور اپنے اس نیک عمل کو بطور وسیلہ اللہ کی بارگاہ ایزدی میں پیش کر سکتا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''التقوی ھھنا ویشیر الی صدرہ ثلاث،، تقوی یہاں پر ہے اور اپنے سینہ کی طرف تین مرتبہ اشارہ فرمایا:

(......) جب رسول اللہ ﷺ کے منہ بولے بیٹے حضرت زیدؓ کی اپنی بیوی سیدہ زینبؓ سے ناچاقی شروع ہو گئی تو معاملہ طلاق تک چلا گیا اللہ رب العزت نے بذریعہ وحی آپ کو مطلع فرمایا کہ زیدؓ زینبؓ کو طلاق دے اور آپؐ کا اس سے نکاح ہو گا۔چونکہ کہ حضرت زیدؓ آپؐ کے منہ بولے بیٹے تھے لہذا آپؐ دل ہی دل میں پریشان ہونے لگے کہ لوگ کیا کہیں گے اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا اے محبوبؐ! آپ لوگوں سے ڈرتے ہیں ﴿واللہ احق ان تخشہ﴾ حالانکہ اللہ کا زیادہ حق ہے کہ اس سے ڈرا جائے۔قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے تقریبا 239 مرتبہ تقوی اور پرہیزگاری، اپنی ذات سے ڈرنے کا ذکر اور متقین کی صفات عالیہ کا تذکرہ فرمایا ہے۔اور انہیں دنیا میں ہی اس بشارت سے نوازا کہ اللہ نے ان کے وہ جنت تیار فرما رکھی ہے جس کا طول وعرض زمین وآسمان کے مساوی ہے ﴿وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضھا السموات والارض اعدت للمتقین﴾ (العمران: ۱۳۳) اسی طرح ان کو اپنی رفاقت کے انعام سے نوازتے ہوئے ارشاد فرمایا ﴿واتقوا اللہ واعلموا ان اللہ مع المتقین﴾ (البقرہ: ۱۹۴) پھر قیامت کے دن ان کی عظمت کا عالم یہ ہوگا ﴿یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا﴾ (مریم: ۸۵) ''کہ ہم اس دن پرہیز گاروں کو مہمان بنا کر رحمان کی طرف اکٹھا کریں گے،،۔

حضرت علی المرتضیٰؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں ارشاد فرمایا ''اللہ کی قسم! متقین کو اللہ کے دربار میں پیدل نہیں بلکہ قبروں سے نکلتے ہی ایسی اونٹنیوں پر سوار کیا جائے گا جن کے کجاوے سونے کے ہوں گے، اور اصیل گھوڑوں پہ سوار ہو کر جنت کی یاقوتی

زمین پر سفر کریں گے اور اگر اہل جنت چاہیں گے تو ان کی سواریاں اڑنے لگیں گی (تفسیر مظہری اردو: جلد ۷، صفحہ ۳۴۹) لہٰذا حقوق اللہ میں سے اس حق کی ادائیگی انسان کے دونوں جہان سنوارنے کا سبب ہے۔

احکامات الٰہیہ کی تعمیل:

حقوق اللہ کے سلسلہ میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مخلوق ہونے کے ناطے ہمارا یہ فرض عین ہے ہم ان تمام اوامر کی تعمیل اور نواہیات سے اجتناب کریں جو خالق کائنات نے شریعت اسلامیہ کی صورت میں آسمان سے نازل فرمائیں اور ان کا مرجع قرآن وسنت ہے۔ ارشاد خداوندی ہے ﴿قل هل من شركائكم من يهدي الى الحق قل الله يهدي للحق افمن يهدي الى الحق احق ان يتبع امن لايهدي الا ان يهدى فما لكم كيف تحكمون﴾ (یونس:۳۵) "آپ فرما دیں! کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ہے جو حق کی طرف تمہاری رہنمائی کرے؟ آپ فرما دیں اللہ ہی حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے پس جو حق کی طرف رہنمائی کرے اس کا حق ہے کہ اس کی اتباع کی جائے نہ کہ ان کا جو ہدایت دے ہی نہ سکتے ہوں الا یہ کہ انہیں ہدایت دی جائے، پس تم کیسے فیصلے کرتے ہو؟"، اب ہمیں خود اپنا احتساب کرنا ہوگا کہ ہمارے شب وروز کس قدر اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت میں گزرتے ہیں۔ مثال کے طور پر شریعت نے ہمیں نماز کا حکم سینکڑوں بار دیا مگر ہمارے معاشرے کی اکثریت بے نماز ہے، اللہ نے ماں باپ کی نافرمانی کو حرام قرار دیا اور آج کی نسل نو بڑی ڈھٹائی سے اس جرم کی مرتکب ہو رہی ہے، اہل ایمان کو اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم ہے جبکہ آج کا مسلمان شرم وحیاء کے تمام تقاضے بالائے طاق رکھ کے نظر بازی میں مصروف ہے، شریعت نے گناہ سود کے 70 درجے بتا کر یہ واضح کیا کہ سب سے کم درجہ یہ ہے کہ انسان اپنی ماں کے ساتھ بدکاری کرے (ابن ماجہ: کتاب البیوع، باب الربا) اور مزید یہ کہ اگر تم سود چھوڑنے کو راضی نہیں تو اللہ اور اس کے رسولؐ سے جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ (البقرۃ:۲۷۹) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سود لینے والے، دینے والے، تحریر کرنے والے اور گواہ بننے والے سب پر لعنت ہے اور وہ بھی اس جرم میں برابر کے شریک ہیں"، (صحیح مسلم: کتاب البیوع، باب لعن آکل الربوا وموکلہ، عن جابرؓ) اتنا عظیم گناہ کہ جس کی بابت اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کا حکم اور جو تعلیمات اسلامیہ کا نقیض اور ان سے براہ راست متصادم ہے آج کا نام نہاد مسلمان اللہ کی اطاعت کا حق ادا کرتے ہوئے اسے چھوڑنے کو تیار نہیں اور بڑے بڑے نمازی اور خود کو الحاج کہلوانے والے سب سے زیادہ مارک اپ دینے والے بینکوں میں اپنا پیسہ Fix کروا کے ماہانہ کمائی کے نام پر سود کھا رہے ہیں یہاں پر یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ منبر ومحراب کے ورثاء بھی صرف اسی نظریہ کے تحت ان حقائق کو منظر عام پر لانے سے گریز کرتے ہیں کہ کہیں میری مسجد کے صدر صاحب ناراض نہ ہو جائیں مگر کتمان حق کے مرتکب یہ علمائے سوء شاید یہ نہیں جانتے کہ وہ اللہ کی سونپی ہوئی امانت میں کس قدر خیانت کر رہے ہیں۔ حالانکہ ان کی تبلیغی سرگرمیاں انہی عنوانات پر مرکوز ہوتیں جن سے عوام الناس کے احوال کی اصلاح ہو سکے، بقول شاعر

چمن میں تلخ نوائی میری گوارا کر
کہ زہر بھی کبھی کرتا ہے کار تریاقی

ہم دنیا کی خوشنودی کی خاطر آج تک اللہ کے حقوق سے کنارہ کشی کرتے رہے، اور اس کی رحمت کہ وہ قدم قدم پر ہمیں معاف کر کے اپنی طرف بلاتا رہا لیکن بات وہی ہے کہ ﴿ماقدر الله حق قدره ان الله لقوي عزيز﴾ ہم نے بیٹے کی خوشی کی خاطر احکامات الٰہیہ سے اعراض کیا شادی بیاہ میں ہندوانہ رسوم کو جگہ دی، برادری کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے جی بھر کے اللہ کی ناراضگی کو مول لیا، بیوی کے غضب سے ڈرتے ہوئے اپنے چہرے سے سنت رسول کو اتار کر اللہ کے اس حکم کی سرعام نافرمانی کرتے ہیں کہ اللہ کی تخلیق کو تبدیل نہ کرو، کیونکہ شیطان نے قسم اٹھا کر اللہ سے کہا تھا ﴿لا تخذن من عبادك نصيبا مفروضا ولا ضلنهم ولامنينهم ولامرنهم فليبتكن اذان الانعام ولامرنهم فليغيرن خلق الله﴾ (النساء:۱۱۹،۱۱۸) ترجمہ: میں تیرے بندوں میں سے مقرر کردہ حصہ ضرور لوں گا، انہیں گمراہ کر کے چھوڑوں گا، انہیں آرزوئیں دلاؤں گا اور انہیں حکم دوں گا کہ وہ جانوروں کے کان کاٹیں اور یہ بھی حکم دوں گا کہ اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو بدل ڈالیں۔ ہم نے دنیا کی رضامندی کے لئے اپنے افعال قبیحہ سے گناہوں کی ایک عظیم داستان رقم کر لی تا کہ دنیا والے راضی ہو جائیں لیکن اللہ رب العلمین کا زیادہ حق ہے کہ اسے راضی کیا جائے ﴿والله ورسوله احق ان يرضوه ان كانوا مؤمنين﴾ (التوبہ:۶۲) اللہ اور اس کا رسولؐ زیادہ حق رکھتے ہیں کہ انہیں راضی کیا جائے اگر یہ لوگ مومن ہیں۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم خواب غفلت سے بیدار ہو کر اپنے مالک حقیقی کے حقوق پہچانیں اور ان کی ادائیگی کو اپنا مقصد حیات بنا لیں۔

دورِ جدید کا المیہ اور اسلامی انقلاب

پروفیسر رعیت علی، بقاپوری

یہ ٹیکنالوجی کا دور ہے، مادی میدان میں انسان کی تخلیقی صلاحیت حیرت انگیز حد تک بڑھ گئی ہے، مصنوعات سے بازار بھر چکے ہیں، سرمایہ کی کثرت ہے، انسانی سہولت اور انسانی راحت کے سامان کثرت کے ساتھ دستیاب ہیں لیکن انسان اس کے باوجود پریشان ہے، اس کے چہرے پر غم زدگی اور افسردگی کے آثار نمایاں ہیں۔ یہ انسان محنت کش ہے لیکن غریب اور مفلس ہے، مشقت نے اس کے وجود کو توڑ دیا ہے، اسے آرام اور راحت کی چند گھڑیاں بھی نصیب نہیں ہوتیں، اس لیے یہ انسان ذہنی مریض بن گیا ہے، اس کا کمزور بدن بیماریوں کی آماجگاہ بن چکا ہے، حسرتوں نے اس کی روح کے آنگن میں ڈیرے ڈال لیے ہیں، انسانیت کی تاریخ کے آغاز سے لے کر آج تک یہ پریشان حال انسان اس کیفیت سے دوچار ہے۔

اگرچہ تاریخ کے کچھ ادوار ایسے بھی ہیں جن میں اسے راحت اور سکون کی بہار میسر آئی، کیونکہ تاریخ کے ان ادوار میں اس کے اوپر صالحین کی حکومت تھی جو کہ غرباء کے لیے باران رحمت کے ٹھنڈے جھونکوں کی طرح ان کی روح کی اُجڑی بستی کو آباد و شاداب کرنے کا سامان بنی۔ لیکن تاریخ کے زیادہ تر اوقات میں اس کی روح مضمحل ہی رہی، صدمے اور اذیتیں مسلسل اس کا تعاقب کرتے رہے۔

اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ تاریخ کے ان قابل مذمت ایام میں انسانیت کے تہذیبی اور روحانی و اخلاقی بحران نے اس محنت کش انسان کی زندگی کا نور چھین لیا اور اسے ظلمتوں اور اندھیروں کے سپرد کر دیا، غلامی کی طویل رات اس پر اس طرح مسلط ہوئی کہ پھر کبھی اسے آزادی کے سکون آفرین لمحات میسر نہ آسکے، کبھی یہ کھیت میں مزدور بنا تو کبھی اس نے جابر بادشاہوں کے محلات میں ان کی چاکری کی، اسکے کمزور ہاتھوں نے سینکڑوں پلی سے پتھر اٹھا کر لانے کی مشقت برداشت کی اور تب فراعنہ قدیم کے قصر اور اہرام تیار ہوئے، یہ کمزور ہاتھ نازک مزاج انسانوں کی خدمت کے لیے حرکت میں رہے لیکن اپنے غم زدہ موجود کو تسکین نہ دے سکے۔

انہوں نے امراء اور روسا کی حویلیوں میں چراغاں کیا لیکن ان کی اپنی حویلیاں بے نور ہی رہیں، انہوں نے امیروں کے بچوں کو لوریاں سنائیں لیکن ان کے اپنے بچے ان کی لوریاں سننے کے لیے تڑپتے رہے، یہ غم نصیب انسان اپنی بیویوں کو خوشیاں اور راحتیں دینے سے قاصر رہے لیکن دوسروں کی بیویوں کی نزاکتوں کے اہتمام کے لیے ان کے بدن جان توڑ مشقت کے عمل سے گزرتے رہے، ان کی زندگیاں آہوں اور کراہوں کے حصار سے چھٹکارا نہ پاسکیں۔

تاریخ کے اوراق میں یہ بھیانک مناظر بھی محفوظ ہیں کہ ان بے نوا انسانوں کو اکھاڑوں میں زندہ درندوں کے ساتھ بھڑایا گیا اور اس طرح ان کے گوشت کی بوٹیاں درندوں کے لیے سامان شکم بنتی رہیں اور ظالم شہنشاہ ان خونیں مناظر کو دیکھ کر اپنی جبلتِ مسرت کی تسکین کرتے رہے۔ پیغمبروں اور مفکروں نے تاریخ کے ان جبر آمیز ایام میں ان حالات کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی۔ ابراہیم علیہ السلام نے نمرود کی بادشاہت کو چیلنج کیا تو موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو للکارا۔ خود عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے وقت کے جابر رئیسوں کو اللہ کے عذاب کے آتشیں تازیوں سے ڈرانے کے لیے دعوت و انذار کا کام کیا، لیکن ان ظالموں کی روحیں حق و صداقت کو قبول نہ کرسکیں۔ ان قدسی صفت انسانوں کی کاوشوں سے اسلامی انقلاب کی لہریں ابھرتی رہیں، کمزوروں اور مفلسوں کے لیے راحت و مسرت کا سبب بنتی رہیں

آج کی دنیا بھی عالمی حیثیت سے اسی المیے سے دوچار ہے، آج کے شداد، نمرود اور فرعون بھی عالی شان محلات میں زندگیاں گزار رہے ہیں، پری پیکر عورتوں کے جھرمٹ میں بیٹھ کر عیاشی کے ڈرامے رچاتے ہیں، قومی خزانے کو ذاتی ملکیت سمجھ کر لوٹ رہے ہیں، انہوں نے بھی غرباء کے لیے اس دنیا کو ایک جہنم میں بدل دیا ہے، دنیا کی ساری لذتیں اور مسرتیں ان کے لیے وقف ہیں لیکن محنت کش کے بچے بھوکے ہیں، وہ فروٹ مانگتے ہیں لیکن محنت کش کسان اور مزدور کنگال ہے، ساری دولت جاگیرداروں اور صنعت کاروں کے پاس ہے، اقتدار کی چابیاں بھی اس کی جیب میں ہیں لیکن اب روشن خیالی کا دور ہے، اب یہ مصنوعی تفریق ناقابل برداشت ہو چکی ہے، اب اہل بصیرت اور اہل عزیمت کی قیادت میں تاج اچھالے جائیں گے اور تخت گرائے جائیں گے، اب ان محلات پر غریب محنت کشوں کا قبضہ ہوگا۔

انقلاب کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں، کاروانِ عزیمت ترتیب پا رہا ہے، اب دھرتی ان ظالموں اور نابکاروں کے بوجھ سے تھک چکی ہے، بس نقارۂ انقلاب بجنے کو ہے، اب ایک نئی صبح طلوع ہوگی، غلامی کے ایام گزر چکے ہیں اب کا دور دورِ آزادی ہے، اب اسلامی انقلاب کا سویرا طلوع ہوگا، زمین العدل اور والاحسان کے جنتی نظام کی برکتوں سے معمور ہو جائے

گی اور ظالموں کو اسی دنیا میں تختہ دار پر لٹکا کر انسانیت کو ان کے طوق و سلاسل سے آزاد کر دیا جائے گا اور بقول اقبال ۔

شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے

دور جدید کا یہ انقلاب محسن اعظم حضرت محمد ﷺ کی روشن اور منور تعلیمات کی پیروی میں برپا ہوگا، کیونکہ محمد رسول اللہ ﷺ انسانی تاریخ میں اکمل ترین انسان ہیں اور آپ ﷺ کا لایا ہوا اسلامی انقلاب بھی تاریخ بشر کا کامل ترین اسلامی انقلاب ہے، اسی انقلاب کو نمونہ بنا کر اب تحریک اسلامی کا کارواں حرکت میں آئے گا اور حالات وواقعات کی ایک نئی انسانی تاریخ رقم ہوگی جسے میں نے ''الاحسان اور العدل'' اور ''الرحمت'' اور ''الخدمت'' کا نام دیا ہے۔

نہیں ہے میری نظیر سوئے کوفہ وبغداد
کریں گے اہل نظر تازہ بستیاں آباد

بقیہ: الاستفتاء

بہرحال صورتحال جو کچھ بھی ہو محدثین کے مطابق یہ دونوں روایتیں ضعیف ہیں۔ قاریوں کا عمل حجت نہیں۔ سورۃ والشمس کے خاتمہ پر یا ان سورتوں کے آغاز میں ان تکبیروں کا کوئی بھی قائل نہیں۔ اور تکبیر کو تحریف کہنے سے گریز ہی بہتر ہے۔ اور اس تکبیر کو قرآن کی طرح منزل من اللہ کہنا گویا موجودہ قرآن کو ناقص قرار دینا ہے اور یہ تحریف کے مترادف ہے۔ ﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ﴾ ﴿وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ﴾ (حم السجدہ) نصوص کے صریحاً خلاف ہیں۔

دعائے صحت

جامعہ محمدیہ قدوسیہ کوٹرادھاکشن کے ناظم اعلیٰ پروفیسر عبدالحکیم سیف کچھ دنوں سے شدید علیل ہونے کی وجہ سے شیخ زید ہسپتال لاہور میں زیر علاج تھے۔ اب الحمدللہ صحت کافی اچھی ہے، تمام قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پروفیسر صاحب کو جلد از جلد صحتیاب فرمائے۔ آمین

(دعا گو: حافظ عبداللہ محمود قدوسی بن پروفیسر عبدالحکیم سیف)

دعائے صحت

مولانا محمد سلیمان شاکر (گوجرانولہ) نائب ناظم اعلیٰ جماعت اہلحدیث پنجاب اور ان کی اہلیہ محترمہ کا پچھلے دنوں روڈ ایکسیڈنٹ ہوا ہے، جس میں مولانا صاحب تو الحمدللہ کچھ محفوظ رہے، ان کی اہلیہ محترمہ کو کافی چوٹیں لگی جبکہ وہ ابھی تک میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ تمام قارئین تہہ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولانا صاحب کی اہلیہ محترمہ کو شفائے کاملہ عاجلہ نصیب فرمائے۔ آمین (ادارہ)

ضرورت رشتہ

ایک لڑکا جس کی عمر 25 سال تعلیم ایم، ایس، سی اکنامکس، ایم فل اکنامکس گریڈ 17 کے لیے اہل حدیث خاندان کی تعلیم یافتہ لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ والدین یا سرپرست درج ذیل پر رابطہ کریں۔ [مولانا محمد یٰسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ الاسلام جام پور 0333-8556473]

ضرورت برائے کمپیوٹر آپریٹر

ایک معروف دینی ادارہ (ابوہریرہؓ الشریعہ کالج لاہور) میں ایک کمپیوٹر آپریٹر کی ضرورت ہے جو اردو، عربی، انگلش اور ڈیزائننگ میں مہارت رکھتا ہو۔ خواہش مند حضرات رابطہ فرمائیں، معاوضہ معقول دیا جائے گا۔ (وقار عظیم بھٹی میر محمدی 0300-4184081)

دعائے مغفرت

گزشتہ دنوں جماعت اہلحدیث L-134/9 کے بزرگ بابا ولی محمد، چوہدری عبدالحق، چوہدری غلام رسول، حاجی عبدالستار فیروزپوری اور چوہدری محمد حسین قضائے الٰہی سے وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان بزرگوں کی وفات سے مسجد و جماعت کی رونقیں ماند پڑ گئیں ہیں، بزرگ پنجگانہ نماز باجماعت ادا کرتے تھے۔ نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ تمام قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

[منجانب: میاں عمر صدیق رامے، رائٹ وے سپر سٹور L-134/9 ساہیوال]

خوشخبری

تمام اہلحدیث بھائیوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ تنظیم اہلحدیث کے متعلقہ مضامین خبریں بھیجنے کے لیے ہماری ای میل ایڈریس نوٹ فرمالیں۔ Abdulzahir143@yahoo.com کاروباری حضرات تنظیم اہلحدیث میں اشتہارات لگوا کر اپنی تجارت کو فروغ دیں جنہیں مجلہ نہیں پہنچتا اور وہ جو تنظیم اہلحدیث کا ممبر بننا چاہتے ہیں وہ بھی درج ذیل نمبر پر بھی رابطہ کریں۔ (0300-8001913)

WEEKLY LAHORE
TANZEEM AHL.E.HADITH
C.P.L-104
فون مدیر اعلی 042-36581025 | فون مدیر مسئول 042-35854010
تنظیم اہلحدیث

اعلان برائے تعمیر مساجد ونلکہ جات

جامعہ اسلامیہ دعلوی ٹرسٹ سابقہ کاوش کے ساتھ اہل حدیثوں کی خدمات میں سرگرم عمل ہے۔ مساجد اور نلکہ جات کے نئے پروگرام کے مطابق ادارہ ہذا ئی درخواستیں جمع کر رہا ہے۔ جو فرد اپنی درخواست جمع کروانا چاہتا ہے تو وہ بذریعہ ایمیل فارم منگوا سکتا ہے اور فارم پر کر کے بذات خود جمع کروانے کے بعد ٹوکن حاصل کرے۔

شرائط وضوابط:

- ✓ مسجد فارم مکمل پر کریں، نامکمل فارم قابل قبول نہیں۔
- ✓ کسی جید عالم دین کا تزکیہ ساتھ لگائیں۔
- ✓ مسجد کی جگہ مسجد اہل حدیث کے نام وقف ہو۔ انتقال / رجسٹری ہونا ضروری ہے۔
- ✓ وقف نامہ / بیان حلفی کم از کم 100 روپے کے اشٹام پر تحریر کروائیں۔ تمام ممبران کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپیاں تصدیق شدہ فارم کے ساتھ لف کریں۔
- نامکمل درخواست کسی سفارش کے ساتھ بھی قبول نہیں کی جائے گی اور بذریعہ ڈاک وصول ہونے والی درخواست پر ٹوکن جاری نہیں کیا جائے گا۔

درخواست جمع کروانے کی تاریخ: 2012-12-15 تا 2013-01-30

فارم منگوانے کے لیے ای میل ایڈریس
jislamiak@yahoo.com
رابطہ کے لیے فون نمبر-0336-6060444
0454-720004

فارم جمع کروانے کے لیے ادارے کا پتہ
ادارۃ المشاریع المعہد الشرعی آفیسر کالونی، مظفر گڑھ روڈ
نزد عمر حسن پٹرولیم، جوہر آباد، خوشاب

منجانب خالد شاہ محمد علوي رئيس إدارة المشاريع والبرامج الدعوية
آفیسر کالونی، مظفر گڑھ روڈ، نزد عمر حسن پٹرولیم، جوہر آباد، خوشاب